بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر

ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۰ ۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔

جمعۃ المبارک

سلسلۃ القدیم جلد ۵ نمبر

سر چہ گویم باتو گر آئی بچشم در قادیاں بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } ۵

معاونین درجہ دوم ۔ جن کو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے ۔ عام قیمت پیشگی عہ ۱۲

عام قیمت مابعد سے ۔ فی پرچہ ۲ ۔ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرماوینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی ۔ نمونہ کی پرچہ کیواسطے ۔ ٹکٹ آنا چاہیئے ۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئیے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ۔ بعد میں نہیں ملسکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاوگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو بخط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینجر ۔ توکل عا ۔ افریقہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و ز خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدمی دوری ازاں عالیجناب
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادہ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بر و شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آں از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا ۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کرلے گا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا ۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا ۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ

اس کی نظیر دنیوی رشتوں
اور تعلقوں اور تمام
خادمانہ حالتوں میں پائی
نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ تین بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ تین بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔
پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بدر مسیح

مورخہ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۲ فروری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۸ - فروری ۱۹۰۶ء - تازہ الہام - زمین کہتی ہے۔

یا نبی اللہ کنت لا اعرفک

ترجمہ - اے اللہ کے نبی مین تجھے نہین پہچانتی تھی۔

یخرج ھمہ وغمہ دوحۃ اسمٰعیل فاخفھا حتّٰی یخرج۔

ترجمہ - اس کا ہم اور غم باہر نکال دیگا۔ اسماعیل کے درخت کو پس اس کو پوشیدہ رکھ۔ یہان تک کہ وہ ظاہر ہو جاوے۔

"ایک دانہ کس کس نے کھانا"

۸ - فروری ۱۹۰۶ء - خواب مین دیکھا گیا تھا۔ کہ ہمارے باغ کے قریب ایک نہر رواں ہے - مین کہتا ہون۔ کہ اب باغ جلد چند روز مین پرورش پا جائے گا۔ اور اگر پانی بھی نہ ملیگا تب بھی سرسبز ہو جاوے گا۔ میرے نزدیک اس کی تعبیر یہ ہے۔ کہ باغ سے مراد اپنی جماعت ہے۔ اور نہر سے مراد نصرت اور تائید الٰہی ہے۔ جو شاخوں کے رنگ میں ظاہر ہوگی۔

۱۰ - فروری ۱۹۰۶ء - دیکھا۔ کہ ایک جماعت کثیر میرے پاس کھڑی ہے۔ ایک حاکم آیا اور اس نے کھڑے ہو کر کہا کہ کیوں اس جماعت کو منتشر نہ کیا جاوے۔ مین نے کہا کہ اس جماعت مین کوئی رحم القدرت نہین۔ صرف تعلیم پاتے ہین۔ پھر اس حاکم نے کہ گویا وہ ایک فرشتہ تھا۔ آسمان کی طرف منہ کر کے ایک دو باتین کین۔ جو سمجھ مین نہیں آئین۔ پھر اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ سلام اور چلا گیا

بنگالہ کی نسبت ایک پیشگوئی

۱۱ - فروری ۱۹۰۶ء - الہام ہوا۔ پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا۔ اب ان کی دلجوئی ہوگی

ایک پوشیدہ خبر شائع ہونیکی پیشگوئی

۱۱ - فروری ۱۹۰۶ء - اول کسی نے کہا۔ کہ کرنسی نوٹ پھر ایک کتاب مجھے دی گئی۔ گویا وہ کرنسی نوٹ تھے۔ اور پھر تھا۔ کسی کی زبان پر جاری ہوا۔

دیکھو میرے دوستو اخبار شائع ہو گیا۔
(فرمایا۔ اخبار سے مراد خبر ہے)

ہفتہ قادیان

۱ - حضرت اقدس بخیر و عافیت ہین۔

۲ - حضرت مولوی نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول مسجد اقصیٰ مین ہوتا ہے۔

۳ - حضرت مولوی محمد احسن صاحب اسی جگہ قیام پذیر ہین۔ اور بعض ضروری تصانیف مین مصروف ہین

۴ - اس ہفتہ مین بیرون جات سے خان صاحب عبدالمجید خان صاحب بمعہ چند دیگر احباب کے کپورتھلہ سے اور دیگر متفرق احباب مختلف مقامات سے تشریف لا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

مدرسہ قادیان

۱۴ - فروری ۱۹۰۶ء کو مدرسہ تعلیم الاسلام کے معائینہ کے واسطے جناب رائے صاحب جگل کشور صاحب سینیر اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس حلقہ امرتسر تشریف لائے۔ عاجز راقم بھی بوجہ اس کے کہ مدرسہ کے معاملات کے ساتھ پرانی دلچسپی ہے۔ صاحب موصوف کی خدمت مین حاضر ہوا۔ صاحب موصوف ایک خلیق افسر ہین۔ آپ نے جماعت پنجم کا امتحان کیا۔ اور ۱۵ کو بھی مدرسہ کا معائینہ فرمائین گے۔ ۱۷ کو جناب گاڈے صاحب انسپکٹر تشریف لائین گے۔ اور مدرسہ کا معائینہ کرین گے۔ باقی حالات ہفتہ آئندہ کے اخبار مین درج کئے جائین گے

ڈائری

القول الطیب

۱۱ - فروری ۱۹۰۶ء - فرمایا۔ بڑے شکر کی بات ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مین جو دعائین کی جاتی ہین۔ وہ اکثر قبول ہوتی ہین۔ قضا و قدر تو رک نہین سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی حکمت کاملہ سے ہر ایک کام کرتا ہے۔ لیکن اکثر دعاؤن مین اپنی مراد کے مطابق کامیابی ہو جاتی ہے۔ اور ایک قطعی اور یقینی امر یہ ہے۔ کہ دعا کا نتیجہ خواہ کچھ ہی ہونے والا ہو۔ جواب ضرور مل جاتا ہے۔ خواہ وہ جواب حسب مراد ہو۔ اور خواہ خلاف مراد ہو۔

فرمایا۔ زلزلہ کے بارے مین مین نے یہ توجہ نہین کی کہ کب اور کس وقت واقع ہوگا۔ کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس مین اخفا چاہتا ہے۔ انسان کے ملکی رازون مین بھی اخفا ہوتا ہے۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ کے کامون مین بھی اخفا ہوتا ہے اس واسطے مین ڈرتا ہون۔ کہ اس کے متعلق زیادہ دریافت کرنے کی کوشش کرنا کہین بے ہودگی نہ سمجھی جاوے۔ تاہم اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔ وہ دعا کرنیسے ناراض نہین ہوتا۔ لکھا ہے۔ کہ جب آنحضرت کو کہا گیا کہ اگر تو فلان اشخاص کے متعلق ستّر دفعہ بھی دعا کرے۔ تب بھی قبول نہ ہوگی۔ تو آنحضرت نے کہا۔ کہ مین ستّر سے بھی زیادہ دفعہ دعا کرون گا۔ ایسا ہی حضرت ابراہیم نے قوم لوط کے متعلق مجادلہ کیا۔ حالانکہ مجادلہ کرنا سوء ادب ہے۔ کیونکہ مجادلہ مین بے دلیل درخواست ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ دعا کا رنگ تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس کو ناپسند نہین فرمایا۔

فرمایا۔ زلزلہ کے متعلق بہت خطرہ ہے۔ اور اس کا علاج بجز دعا کے اور کچھ نظر نہین آیا۔ راتون کو اٹھ اٹھ کر تہجد مین دعائین کرتے کہ خدا تعالیٰ رحم کرے

ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ میت کے ساتھ جو لوگ روٹیان پکا کر یا اور کوئی شے لے کر باہر قبرستان مین لے جاتے ہین۔ اور میت کو دفن کرنے کے بعد مساکین مین تقسیم کرتے ہین۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

فرمایا۔ سب باتین نیت پر موقوف ہین اگر یہ نیت ہو۔ کہ اس جگہ مساکین جمع ہو جایا کرتے ہین اور مردے کو صدقہ پہنچ سکتا ہے۔ ادھر وہ دفن ہو۔ ادھر مساکین کو صدقہ دے دیا جاوے۔ تاکہ اس کے حق مین مفید ہو۔ اور وہ بخشا جاوے۔ تو یہ ایک عمدہ بات ہے۔ لیکن اگر صرف رسم کے طور پر یہ کام کیا جاوے۔ تو جائز نہین ہے۔ کیونکہ اس کا ثواب نہ مردے کے لئے اور نہ دینے والون کے واسطے اس مین کچھ فائدے کی بات ہے۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ کسی شخص کے مرجانے پر جو اسقاط کرتے ہین۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا یہ بالکل بدعت ہے۔ اور ہرگز اس کے واسطے کوئی ثبوت سنت اور حدیث سے ظاہر نہین ہو سکتا۔

نظم میاں محمود احمد صاحب

میاں اسحاق کی شادی ہوئی ہے آج اے لوگو
ہر اک منہ سے یہی آواز آتی ہے ۔ مبارک ہو
دعا کرتا ہوں میں بھی ہاتھ اٹھا کر حق تعالیٰ سے
کہ اپنی خاص رحمت سے وہ اس شادی میں برکت دے
خدایا اس بنی پر اور بنے پر فضل کر اپنا
اور ان کے دل میں پیدا جوش کر دے دین کی خدمت کا
کلام پاک کی الفت کا ان کے دل میں گھر کر دے
بنی ہے جو محبت اور تعشق ان کو تجھہ سے
ہر اک دشمن کے شر سے تو بچا اے خدا انکو
ہمیشہ کے لئے رحمت کا تیری ان پہ سایہ ہو
ہمیشہ کے لئے ان پر ہوں یارب برکتیں تیری
دعا کرتا ہوں یہ تجھہ سے خدایا سن دعا میری
انہیں صبح و مسا دین اور دنیا میں ترقی دے
نہ ان کو کوئی چھوٹا سا بھی آزار اور دکھ پہنچے
عطا کر ان کو اپنے فضل سے صحت بھی اے مولیٰ
ہمیشہ ان پہ برسا ابر اپنے فضل و رحمت کا
میں اگلے شعر پر کرتا ہوں ختم اس نظم کو یارو
اب ان کے واسطے تم بھی خدا سے کچھہ دعا مانگو
بہت بھایا ہے اے محمود یہ مصرعہ میرے دل کو
مبارک ہو یہ شادی خانہ آبادی مبارک ہو

ضرورت مصلح پر شہادت زمانہ

اخبار وفادار میں ایک نظم مسلمانوں کی موجودہ حالت پر چھپی ہے ۔ چند شعر ہم ذیل میں درج کرتے ہیں ۔

کہاں اب وہ فروغ ملت بیضا رہا باقی
فقط دنیا میں ہے اک نام اسلام کا باقی
ہیں سورج کی یہ کرنیں ڈوبنے والی کوئی دم میں
نہ وہ گرمی نہ وہ تیزی نہ اس میں ہے ضیا باقی
کہاں ہیں وہ عقیدے وہ ارادے کیا ہوئی ہمت
نہ دولت ہے نہ حشمت ہے نہ کچھہ صدق و صفا باقی
مسلمان نام کے ہیں ہم نہیں ہم میں مسلمانی
لٹا سب قافلہ یہ رہ گئے ہیں نقش پا باقی
کسی کے ہم شریک حال ہوں یا کام آئیں کچھہ
جو ہمدردی کریں ہم میں نہیں اس کا پتا باقی
کریں گے قوم کی کیا خیر خواہی اور ہمدردی
نہ ہو جن میں کہ کچھہ بھی بوئے انس اقربا باقی
اسی پر فخر کرتے ہیں اسی پر ناز ہے ہم کو
گئی دولت مگر گھر میں تو ہے اک بوریا باقی
ہماری قوم سوتی ہے کچھہ ایسی بے خبر ہو کر
سوا اک سانس کے اور کچھہ نہیں اس میں ذرا باقی

کیا حالت آسمانی مصلح کی ضرورت کو ظاہر نہیں کرتی ؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک نیا عجیب و غریب رسالہ دارالامان سے

ہم نے ایک سہ ماہی رسالہ قادیان سے نکالنا چاہا ہے ۔ جس کے ایڈیٹر صاحبزادہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں ۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس رسالہ کا نام **تشحیذ الاذہان** تجویز فرمایا ہے ۔ اس رسالہ میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہوا کریں گے ۔

(۱) اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ کی وہ تقریریں جو آپ کو عورتوں کو وعظ کے طور پر سنایا کرتے ہیں ۔ وقتاً فوقتاً درج ہوا کریں گی (۲) مکتوبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن (۳) مسائل شرعیہ (۴) سوانح مشاہیر اسلام (۵) مخالفین اسلام کے دندان شکن جواب (۶) عربی کی تعلیم کے لئے آسان طریقے ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو شائع ہوگا ۔ سالانہ قیمت پیشگی ۱۲/ ہے ۔

درخواستیں بنام منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان آئیں

پچیس فروری والے الہام کا مطلب

ایک دوست نے حضرت سے دریافت کیا ۔ کہ کیا اس الہام کا یہ مطلب ہے ۔ کہ ہم لوگ پچیس فروری کے بعد باہر میدانوں میں چلے جاویں ۔ فرمایا ۔ نہیں ۔ اس کا یہ مطلب تا حال مجھہ پر ظاہر نہیں کیا گیا ۔ اور نہ اس کی بنا پر مکانوں کو چھوڑنا چاہیئے ۔

مبارک باد

(۱) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جناب قاضی امیر حسین صاحب اول مدرس دینیات کے ہاں فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے ۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے لڑکے کا نام فضل حق رکھا ۔ قریب دس ماہ کا عرصہ گذرا ہے ۔ کہ قاضی صاحب موصوف کا جوان لڑکا عزیز محمد شاہ مرحوم فوت ہوا تھا ۔ بعد کئی دوستوں نے اور خود قاضی صاحب نے اور اس عاجز نے بھی (کیونکہ قاضی صاحب موصوف کے واسطے دعا کی جاتی تھی ۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں عظیم صدمہ کے بعد نعم البدل عطا فرماوے ۔) یہ خواب دیکھے تھے کہ عزیز محمد شاہ گویا کہیں گیا ہوا ہے ۔ اور پھر واپس آ گیا ہے ۔ اس عالم سے جا کر پھر واپس آنے کے یہی معنے ہیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض میں ایک لڑکا عطا فرمایا ۔ فالحمد للہ ۔ اللہ تعالیٰ اس فضل حق کو قاضی صاحب اور دیگر لواحقین اور احباب کے واسطے موجب فضل حق بنائے اور اس کو نیکی اور صحت کے ساتھہ لمبی عمر عطا فرماوے ۔ اور خادم دین بنائے ۔ آمین ثم آمین ۔

(۲) مخدومی مولوی شیر علی صاحب ۔ بی ۔ اے ۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام کے لڑکے کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عبد الرحمان رکھا ۔ خدا اسے اسم با مسمے بنائے ۔ آمین ۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
¼ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲/ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا ۔ ضمیمہ بحساب ۸/ فیصدی اخبار کے ساتھہ تقسیم کیا جائے گا ۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ طے کر لیں ۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے ۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے ۔

اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے ۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا ۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو ۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ روپیہ سالانہ ہو گی ان کو اخبار مفت ۔ لیکن محصول ڈاک انہیں دینا پڑے گا

ثناء اللہ کا فیصلہ ہوگیا

آج کل کے اہلحدیث کا نمونہ

ہمہ کارش ز خود کامی بہ بدنامی کشید آخر
نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا

ثناء اللہ کے فیصلہ سے اس وقت ہماری مراد یہ نہیں ہے۔ کہ غزنوی وغیرہ مولویوں نے اس پر جو کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ اس کا فیصلہ ہوگیا ہے۔ کیونکہ باوجود ثناء اللہ کی بہت کوشش کے تا حال اس کے استاد الاستاد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور پھر خود غزنوی صاحبان جو اصل موجد فتوے کے تھے۔ اب تک اس کے مخالف ہیں اور اس کو کافر جانتے ہیں۔ لیکن اس جگہ فیصلہ سے مراد اس کا فیصلہ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ کیونکہ اپنی ایک تازہ تحریر کے ساتھ اس نے بالوضاحت یہ ظاہر کر دیا ہے کہ احمدی جماعت کی مخالفت میں وہ راستبازی یا سنجیدگی کی کہاں تک پرواہ رکھتا ہے۔

آہ! اسلام کے واسطے یہ کیسی مصیبت کا زمانہ ہے! وہ جو ہمارے علماء ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ اسلام کی طرف سے بڑی بڑی کتابیں چھاپتے ہیں۔ اخباریں نکالتے ہیں۔ فتویٰ لکھتے ہیں۔ قوم کی اصلاح کا بیڑا اٹھاتے ہیں۔ جب ان کے حالات اندرونی ظاہر ہوتے ہیں۔ تو حافظ شیراز کے اس شعر کے مصداق ہوتے ہیں۔ ؎

واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند
چون بخلوت میروند این کار دیگر میکنند

حافظ شیراز کے وقت تو شاید خلوت تک ہی معاملہ محدود تھا۔ مگر اب تو برملا عدالتوں میں جبہ و دستار و ریش و فش کے ساتھ یہ شہادتیں دی جاتی ہیں۔ کہ اسلام ایک میلا مذہب ہے۔ کہ اس کے ... بزرگ ... ہونگے ایسے ہی بزرگ علماء کے متعلق لکھا ہے۔ کہ بھیڑیے نے بھی ان کی حالت میں گرفتار ہونے سے پناہ مانگی تھی۔ کیونکہ بھیڑیا تو اپنے آپ کو بھیڑیا ہی کہتا ہے اور یہ بھیڑیے ہو کر بھیڑوں کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔

یہ واقعات نہایت ہی قابل افسوس ہیں۔ مگر اس وقت جس واقعہ کی طرف میں ناظرین کو متوجہ کرتا ہوں۔ وہ سب سے بڑھ کر تعجب انگیز ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ امرتسر سے ایک ہفتہ وار اخبار نکلتا ہے۔ جس کا نام **اہل حدیث** ہے۔ اس اخبار کے مقاصد اور اغراض جو ہونے چاہئیں۔ خود اس کے نام سے ظاہر ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ سوائے بدنام کنندۂ نکونامے چند کے اور کوئی بات اس میں پائی نہیں جاتی۔ بالخصوص سلسلہ حقہ کے متعلق دروغ بیانی کرنا اور مخلوق کو دھوکہ دینا اس کا شیوہ ہے۔ اس کی نظیریں ہم پہلے بھی دے چکے ہیں۔ جن کا جواب وہ نہیں دے سکا۔ اس اخبار میں کوئی لطیف مضمون تو کبھی ہوتا ہی نہیں۔ البتہ اس کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب نے بڑی محنت کے ساتھ اردو عشقیہ اشعار کی ایک فہرست اپنے پاس بنا رکھی ہے۔ اور موقعہ بے موقعہ ہر صفحہ و کالم میں ان اشعار کو ایسے طور پر استعمال کرتے رہتے ہیں جس سے آپ کی متانت اور بلند خیالی کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ اخبار ہفتہ وار حسب الارشاد **مولوی ثناء اللہ صاحب** ان کے اپنے مطبع اہل حدیث میں چھپ کر شائع ہوتا ہے۔

اس اخبار کے پرچہ ۹۔ فروری ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۳ کالم ۲ میں اخبار بدر کا حوالہ دے کر اہل حدیث نے اپنی سچائی اور راست گوئی کا ایک عجیب ثبوت دیا ہے۔ اس جگہ ہم بدر کی عبارت اور اہل حدیث کی عبارت ایک دوسرے کے سامنے تحریر کر دیتے ہیں۔ تاکہ ناظرین خود اندازہ کر سکیں۔ کہ اس زمانہ میں اہل حدیث کا نمونہ قائم کرنے والے راوی کس پایۂ اعتبار تک پہنچے ہوئے ہیں۔

نقل اخبار بدر مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء

اس وقت میری طبیعت علیل ہے اور زیادہ بول نہیں سکتا۔ ایک ضروری وجہ سے چند کلمات بیان کرتا ہوں۔ کل میں نے سنا تھا۔ کہ ایک شخص نے کہا۔ کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے کچھ فرق نہیں۔ کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں۔ اور باقی سب عملی حالت مثلاً نماز۔ روزہ اور زکوۃ اور حج وہی ہے۔ سو سمجھنا چاہیئے کہ یہ بات صحیح نہیں۔ کہ میرا دنیا میں آنا صرف حیات مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے۔ اگر مسلمانوں کے درمیان صرف یہی ایک غلطی ہوتی۔ تو اتنے کے واسطے ضرورت نہ تھی۔ کہ ایک شخص خاص مبعوث کیا جاتا۔ اور ایک جماعت الگ بنائی جاتی۔ اور ایک بڑا شور برپا کیا جاتا۔ یہ غلطی دراصل آج نہیں پڑی۔ بلکہ میں جانتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ غلطی پھیل گئی۔ اور کئی خواص اور اولیاء اور اہل اللہ کا یہی خیال تھا۔ اگر یہ کوئی ایسا اہم امر ہوتا۔ تو اللہ تعالیٰ اسی زمانہ میں اس کا ازالہ کر دیتا۔

نقل اہل حدیث مورخہ ۹۔ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳

خیر آج ہم ناظرین کو خوش خبری سناتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کرشن قادیانی گو اپنی مدت سے خفا رہے ہیں۔ لیکن اب موت کے خوف سے سیدھے ہونے کو ہیں۔ آپ نے ۲۷ دسمبر کے روز جو اپنی سبھا کیرچ میں لیکچر دیا ہے۔ وہ قادیانی اخبار بدر ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء میں چھپا ہے۔ آپ نے اس اپدیش (لیکچر) میں احمدی (مرزائی) اور غیر احمدی میں فرق بتلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ ؎

"اس فرقہ (مرزائیہ) میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے اور کچھ فرق نہیں کہ یہ لوگ (مرزائی) وفات مسیح کے قائل ہیں اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں۔ اور بس باقی سب عملی حالت مثلاً نماز اور روزہ اور زکواۃ اور حج وہی ہے"

نسبت خوب لو صاحب! کوہ کندن و کاہ برآوردن پورا ہوگیا۔ ہم چاہتے تو اچھی طرح ثابت کرتے۔ کہ آپ نے اس بیان میں کہاں تک راستی سے کام لیا ہے۔ اور اس حصر کرنے میں آپ نے کہاں تک حسب عادت شیر ... بولا ہے۔ لیکن آپ بخوف موت مصالحت کی طرف شائد جھکے ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی اس کرید کرنے سے کیا مطلب؟ اس لئے صرف اتنا پوچھتے ہیں۔ کہ زمانہ قدیم کے معتزلہ اور زمانہ حال کے نیچری تو وفات مسیح کے قائل ہیں۔ پھر ان سے تو آپ کو کوئی رنج نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی علیحدگی؟

یہ تو ممکن نہیں کہ اہل حدیث نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں سے کوئی ایسی حدیث تلاش کر لی ہو جس کے رو سے دوسرے کے کلام میں اس قسم کی خیانت کر کے پبلک کو دھوکا دینا جائز ہوگیا ہو۔ کیونکہ نبی کا پاک کلام ایسے ظالمانہ طریقوں کی بیخ کنی کے واسطے تھا نہ کہ ان کو دنیا میں قائم کرنے کے واسطے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ جہاں یورپ امریکہ میں بڑی بڑی ایجادیں ہو رہی ہیں وہاں ہمارے نئے اہل حدیث کو بھی اپنی جدت طبع سے یہ سوجھا ہو۔ کہ کوئی نئی حدیث بنائیے۔ اور گذشتہ احکام تقویٰ اور دیانت کو منسوخ کر کے ان لوگوں میں شامل ہو جاوے۔ جو یحرفون الکلم عن مواضعہ کے مصداق تھے۔

گو بظاہر اہل حدیث کا یہ کام شرع اسلام کے برخلاف ہو۔ تاہم اس میں بھی شریعت اور قرآن اور حدیث کی ایک خدمت اس اہلحدیث نے ضرور کی ہے جس کے ہم قائل ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ پہلے سے آخری زمانہ کے علماء کی نسبت جو پیش گوئی کی گئی تھی کہ وہ یہودی سیرت بن جائیں گے اور خدا کے مسیح کی مخالفت کریں گے۔ اس کا ایک اعلیٰ درجہ کا نمونہ اس دلیر جوان نے دکھلا دیا ہے۔

اس کی یہ کارروائی ہمارے اور اس کے درمیان ایک فیصلہ کرتی ہے۔ کیونکہ جب ان لوگوں نے ہماری مخالفت میں یہاں تک

جائز رکھا ہے۔ کہ صریح اور صاف عبارت میں سے آگے پیچھے سے الفاظ کاٹ کر مثل اس شخص کے ہو جاویں۔ جس نے کہا تھا۔ کہ میں نماز اس واسطے نہیں پڑھتا۔ کہ قرآن شریف میں حکم ہے کہ لاتقربوا الصلوۃ۔ یعنی نماز کے نزدیک مت جاؤ۔ تو پھر ایسے لوگوں کے ساتھ گفتگو کرنے یا ان کی طرف مخاطب ہونے سے کیا فائدہ

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

منظور کردہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام

اغراض

(۱) انجمن ہذا کی غرض اشاعت اسلام اور ان تجاویز کو سوچنا اور عمل میں لانا ہے۔ کہ جن کے ذریعہ اشاعت اسلام ہو سکے اور ایسے افراد پیدا کرنا ہے کہ جن سے تبلیغ اسلام ہو۔

اراکین انجمن ھذا

(۲) سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہر ایک ایسا فرد جو کسی طرح اس سلسلہ کی [illegible] کرتا ہو۔ وہ اس انجمن کا ممبر ہوگا۔

انجمن ھذا کی شاخیں

(۳) ہر ایک انجمن احمدیہ جو ممبران سلسلہ احمدیہ کسی جگہ قائم کریں وہ اس انجمن کی شاخیں ہوں گی۔

انجمن کا انتظام

(۴) اس انجمن کا نظم و نسق ایک مجلس معتمدین کے ماتحت ہوگا۔ جس کا نام مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ ہوگا۔

مجلس معتمدین

(۵) مجلس معتمدین کے عہدیدار صدر انجمن احمدیہ کے عہدیدار سمجھے جائیں گے

(۶) مجلس معتمدین کے ماتحت انتظام کرنے کے لیے بالفعل چار مجالس انتظامیہ ہوں گی۔

(الف) مجلس اشاعت اسلام

(ب) مجلس کارپرداز مصالح قبرستان

(ج) مجلس تعلیم

(د) مجلس انتظام امور متفرقہ

نوٹ۔ مجلس معتمدین کا اختیار ہوگا کہ حسب ضرورت و مصلحت مذکورہ مجالس میں سے کسی مجلس کی بجائے صرف ایک یا دو یا زیادہ ناظم مقرر کرے اور مجلس نہ بنائے۔

اراکین مجلس معتمدین

(۷) مجلس معتمدین کے اراکین کی تعداد چودہ سے کم نہ ہوگی اور سب کے سب احمدی ہوں گے۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ ان چودہ اراکین میں سے دو ممبر ایسے ہوں گے۔ جو قرآن و حدیث سے بخوبی واقف ہوں تحصیل علم عربی رکھتے ہوں اور سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کو یاد رکھتے ہوں۔

اراکین مجلس معتمدین کا تقرر

(۸) اراکین مجلس کا تقرر۔ حسب ضرورت جدید انتخاب یا ان کا اخراج یا تعداد اراکین میں کمی بیشی کل عالی حضرت جناب مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود و بانی سلسلہ عالیہ اپنی زندگی میں خود کریں گے۔

(۹) عالی حضرت جناب مسیح موعود علیہ السلام کے بعد یا ان کی زندگی میں ان کی اجازت سے کمی بیشی تعداد ممبران۔ تقرر ممبران۔ یا اخراج یا انتخاب جدید حسب ذیل ہوگا۔

(الف) جس قدر اراکین مجلس معتمدین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مقرر ہو چکے ہیں اور وہ آخری وقت تک خارج نہیں ہوئے۔ وہ بدستور ممبر سمجھے جائیں گے۔

(ب) اراکین مجلس معتمدین لائف ممبر ہوں گے۔

(ج) جدید تقرر۔ یا اخراج باتفاق رائے ۲/۳ ممبران موجودہ کے ہوگا۔ ممبران کے ۲/۳ لینے میں جو کسر ہوگی وہ پورا ممبر سمجھا جائیگا

(د) ممبران کی تعداد میں کمی بیشی باتفاق رائے کل ممبران موجودہ ہوگی

(ہ) نئے تقرر کے وقت انتخاب سے چھ ہفتہ پہلے ہر ایک مقامی انجمن احمدیہ کو مجلس معتمدین کی طرف سے جدید تقرر کی اطلاع دی جاویگی اور وہ انجمنیں تاریخ اطلاع سے چار ہفتہ کے اندر امیدوار اپنی طرف سے تجویز کر کے اس کی اطلاع سکرٹری کو دیں گے۔ اور سکرٹری ان کا علم پانچویں ہفتہ میں کل موجودہ اراکین مجلس معتمدین کو دیگا۔ اور وہ چھ ہفتہ گذرنے کے بعد مقامی انجمنوں کے تجویز کردہ امیدواران میں سے حسب ضرورت انتخاب کریں گے

نوٹ۔ ایسے تقرر کے لئے امیدوار تجویز کرنے کا حق صرف اسی مقامی انجمن احمدیہ کو حاصل ہوگا۔ جس کو مجلس معتمدین پہلے سے بذریعہ سارٹیفکٹ ایسی اجازت دیگی۔

عہدیداران مجلس معتمدین

(۱۰) پریزیڈنٹ ایک

جنرل سکرٹری ایک

قانونی مشیر۔ ایک

نوٹ۔ ان عہدیداران کے علاوہ مجلس کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ ایک محاسب مقرر کرے۔ جو کل حسابات کی وقتاً فوقتاً پڑتال کرے۔ یہ محاسب ضروری نہیں کہ ممبران مجلس ہی سے ہو

فرائض عہدیداران مجلس معتمدین

(۱۱) فرائض عہدیداران حسب ذیل ہوں گے

(الف) پریزیڈنٹ مجلس معتمدین کا ہر ایک جلسہ بصدارت پریزیڈنٹ ہوگا۔ اور اس کی غیر حاضری میں حاضر جلسہ ممبران میں سے باتفاق رائے کوئی ممبر بطور پریزیڈنٹ کام کرے گا۔ اور کل روئداد جلسہ گذشتہ ان کے دستخط سے منظور ہوگی۔

(ب) سکرٹری۔ ہر ایک قسم کی خط و کتابت سکرٹری کریگا۔ جس میں دیگر مجالس کے سکرٹری اسے مدد دیں گے۔ جلسہ کی روئداد کا لکھنا وغیرہ وغیرہ۔ اور دیگر ان تمام خدمات کو بجا لانا۔ جن کا ذکر ان قواعد میں اس کی ذات کے متعلق کیا گیا ہے۔

(ج) قانونی مشیر۔ ہر ایک معاملہ قانونی میں رائے دینا یا انتقال یا حصول جائداد یا اجارہ وغیرہ کے لئے متعلق مسودات بنانا۔ ہر قسم کے مقدمات جو صدر انجمن احمدیہ کو کرنے ہوں یا ان میں پیروی کرنا یا کرانا وغیرہ۔

مجلس معتمدین کے حقوق اور فرائض

(۱۲) مجلس معتمدین کے حقوق و فرائض حسب ذیل ہوں گے

(الف) کل جائداد جو صدر انجمن احمدیہ یا اس کی کوئی شاخ کسی وقت کسی جگہ حاصل کرے۔ اس پر مالکانہ اختیار مجلس ہذا کا ہوگا۔ اور جو جائداد آئندہ حاصل کی جائیگی یا فروخت یا اجارہ پر دی جائیگی وہ مجلس ہذا کی طرف سے سکرٹری مجلس کے نام پر ہوگی۔ اسی طرح آئندہ جس قدر وصیتیں یا ہبہ یا زکوۃ یا مختلف مدات سلسلہ احمدیہ کی آمدنیاں ہوں گی۔ وہ سب مجلس معتمدین کے نام پر ہونگی

(ب) مجلس ہذا کا اختیار ہوگا کہ وہ اپنی طرف سے امور بالا مندرجہ ضمن الف فقرہ ۱۲ کے انتظام کے لئے اس کام کو کسی ماتحت مجلس کے سپرد کرے یا اس کا کوئی اور انتظام کرے

(ج) مجلس معتمدین کو اختیار ہوگا کہ وہ ان فرائض کے سرانجام دینے کے لئے کام کے بڑھ جانے پر اپنے عہدیداران آنریری یا بامشاہرہ رکھے۔ مشاہرہ سے کسی ممبر یا عہدیدار مجلس ہذا کی حیثیت میں فرق نہ آئیگا۔

(د) کل مقامی انجمنہائے احمدیہ کی نگرانی جہاں کہیں وہ انجمنیں ہوں مجلس ہذا کے ماتحت ہوگی۔ اور ان کے معاملات میں دخل دینے کا حق اسے حاصل ہوگا۔ مجلس ہذا کے فیصلہ جات کی کل انجمنیں پابند ہوں گی۔

(ہ) صدر انجمن احمدیہ کے لئے نئے قواعد مرتب کرنا یا موجودہ قواعد متعلقہ انجمن ہذا کی ترمیم و تنسیخ اسی مجلس کے ہاتھ ہوگی۔

(و) ماتحت مجالس کے عملدرآمد کے لئے قواعد بنانا اور ان کے لئے عہدیدار تجویز کرنا۔ یا موجودہ عہدیداران کو برطرف کرنا۔

(ز) مقامی انجمنہائے احمدیہ کے مرتبہ قواعد کو منظور کرنا اور ان کو انتخاب ممبران مجلس معتمدین کے لیے سفارش کرنے کا حق دینا۔

(ح) ماتحت مجلسوں کے پیش کردہ بجٹ کو منظور کرنا یا اس میں تغیر و تبدل کرنا۔

(ط) مجلس معتمدین کو اختیار نہیں ہوگا کہ وہ جائداد انجمن کو بجز اغراض انجمن کسی اور غرض میں خرچ کرے۔ لیکن وہ اس امر کی مجاز ہوگی۔ کہ سرمایہ انجمن کی افزائش کے لئے ان اموال کو بذریعہ تجارت یا اور کسی طرح ترقی دے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

انصار بدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم
مکرمی معظمی ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔
میں ۱۹۰۶ء کی قیمت بدر منشی محمد افضل صاحب مرحوم کو دے چکا ہوں ۔ جو میں ان کو چھوڑتا ہوں ۔ بدر کا پرچہ اب آپ میرے نام روانہ فرماویں ۔ دو ۱۹۰۶ء کی پیشگی قیمت کے واسطے وی پی کر دیں ۔ والسلام ۔ خاکسار عبد الرحمان کلکتہ

(۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مکرم بندہ جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ابتدائے جنوری ۱۹۰۶ء سے اخبار بدر بنام میاں ووہاوا سکنہ موضع مہدی پور ڈاک خانہ کلاس والہ ۔ ضلع سیالکوٹ جاری فرماویں ۔ والسلام ۔ خاکسار ابو محمد عبد اللہ کھیوہ

(۳) بابو محمد امین صاحب طالب علم وٹرنری کالج نے ایک اور خریدار دیا ۔ فضل حق صاحب ۔ چھاؤنی ملتان ۔ محلہ لنوان شہر معرفت مستری کریم بخش ۔

(۴) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مکرم ومعظم جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ جب سے بدر میرے نام جاری ہوا ہے ۔ میں خدا کے فضل سے اس کو خاص محبت اور شوق سے پڑھتا ہوں ۔ اس کی بہتری اور ترقی اشاعت میری عین دلی آرزو ہے ۔ میں اس کے لئے نئے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں ۔ اسی واسطے اپنے اخبار بعد پڑھنے کے دوستوں کو بطور نمونہ کے مطالعہ کے واسطے بھیجدیتا ہوں ۔ خدا چاہے تو میں اپنی کوششوں میں ضرور کامیاب ہوں گا ۔ انشاء اللہ ۔ فی الحال ایک اخبار میرے چھوٹے بھائی کے نام مفصلہ ذیل پتہ پر جاری فرماویں ۔ اور قیمت بذریعہ وی پی اس سے وصول فرماویں ۔ پتہ اس کا یہ ہے ۔ ڈاکٹر مرزا عزیز الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ سول ڈسپنسری سرگودہ

(۵) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
اخویم جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
واضح ہو ۔ کہ آپ براہ مہربانی اخبار بدر زر سالانہ ۲ روپیہ ۸ آنہ کا وی پی بسمی مولوی محمد عبد القادر صاحب بمقام پور گاؤں منجو ضلع اکولہ ملک برار بلا تعطل روانہ کر دیجئے گا ۔ کیونکہ جناب مولوی صاحب ممدوح اپنے محسن ہیں ۔ جہاں تک ممکن ہو بلاحظہ عریضہ ہذا کے بہت جلدی وی پی اخبار بدر کا کر دیں ۔ جس کا زر سالانہ ۲ روپیہ ۸ آنہ ہے اور مجھکو اطلاعاً تحریر فرماویں ۔ اور ان کا نام درج رجسٹر کر لیں ۔ والسلام
خاکسار حافظ نور احمد اکولہ

(۶) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مخدومی مکرمی محبی اخویم جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عرض ۔ مولا کریم بدر کو روز بروز ترقی عطا فرمائے ۔ میں بھی آپ کو ایک خریدار دیتا ہوں ۔ جو ۲ روپیہ ۸ آنہ پر بدر کا خریدار ہوا ہے ۔ آپ اس کو یکم جنوری ۱۹۰۶ء کے جو نمبر چھپے ہیں ۔ ارسال فرماویں ۔ پتہ خریدار بدر ۔ مولوی نور محمد صاحب چاہ اڑیوالہ ۔ موضع امیر پور ۔ ڈاک خانہ کبیر والہ ضلع ملتان اور یکم اپریل کا پہلا پرچہ وی پی بھیجکر قیمت وصول فرما لیں ۔
میرے نام آپ نے سال گذشتہ ۲۴ اگست ۱۹۰۵ء کو بدر جاری کیا تھا ۔ اس تاریخ سے لے کر یکم جنوری ۱۹۰۶ء تک جو قیمت بدر ہے ۔ تحریر فرماویں ۔ جو بقایا آپ کو بھیجدوں نئے سال کی قیمت بھی انشاء اللہ بھیجدوں گا ۔ والسلام
خاکسار نور احمد مدرس مدرسہ امدادی بستی دریام

(۷) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میرے نام اخبار بدر جاری کر دیں اور پہلا پرچہ وی پی کر دیں ۔ بلکہ یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے تمام پرچے اکھٹے کر کے وی پی کر دیں ۔
مستری مہتاب الدین ۔ اندرون بھاٹی دروازہ لاہور

(۸) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اخبار بدر کا ایک پرچہ ایک سال کے لئے میری طرف سے مولوی محمد فاضل ۔ مالکالہ ۔ کبیر والہ ملتان کے نام جاری کر دیویں ۔ اور پہلا پرچہ وی پی قیمت طلب میرے نام بھیجکر وصول فرمالیویں ۔ رسیدن کارڈ وی پی میرے نام بھیجکر رقم وصول کر لیں ۔ پھر ان کے نام حسب معمول سال تک پرچہ جاری رکھیں ۔ والسلام
خاکسار شیخ محمد دین ۔ سوداگر کپاس ۔ کبیر والہ ۔ ملتان

(۹) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
جناب بھائی صاحب مفتی محمد صادق
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ قطعہ خط قبل ازیں بخدمت آنجناب ارسال کر چکا ہوں ۔ غالباً ملاحظہ جناب سے گذرا ہوگا ۔ تابعدار کے واسطے آپنے ضرور دعا کی ہوگی ۔ میں آج کل مبتلا مرض . . . . ہوں ۔ اللہ کا شکر ہے ۔ جس حال میں پروردگار رکھے ۔ راضی برضائے مولا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ خاتمہ بخیر کرے ۔ اس مسیح موعود کی صداقت کے ساتھ دنیا سے ساتھ ایمان کے اٹھائے ۔ میرے واسطے جملہ برادران احمدی جماعت کو بذریعہ تحریر بدر دعائے خیر سے یاد فرماویں ۔ آپ خود بھی اور جناب مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب حکیم الامت سے دعا کے واسطے توجہ دلادیں ۔ اور اگر موقعہ مناسب ہو تو حضرت اقدس حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی ۔ کیونکہ میں حضور کا خادم ہوں ۔ حضور کی دعا میرے حق میں بہترین دوا ہے ۔ میری تو یہ نیت تھی ۔ کہ قادیان میں میرا خاتمہ ہوتا ۔ زیر قدم مبارک مسیح موعود ۔ اب آئندہ جو خدا کو منظور بہتر ہے ۔ میں نے آپ کے واسطے ایک خریدار پیدا کئے ہیں ۔ نمونہ کا پرچہ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیے ۔ ان کا پتہ یہ ہے ۔ سید موسےٰ قاسم حاجی دلا ۔ بمبئی ۔ بھولیسر مارکیٹ ۔
خاکسار محمد عبد الرحمان ۔ بمبئی ۔

پھر افسوس نہ رہے

اگر وقت گذر گیا ۔ کیونکہ ایک ماہ کے اندر ہی اندر قریب نصف کے یہ زبردست کتاب باہر جا چکی ہے ۔ اور اختیار الاسلام سے کہیں بڑھ کر تعلیم الاسلام زیادہ مفید اور آریوں کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہے ۔ غالب یقین ہے ۔ کہ تھوڑے عرصہ میں لوگ اس کے لئے ترسیں گے ۔ کیونکہ یہ معمولی نہیں بلکہ علمی کتاب ہے ۔
قیمت الاسلام مع ضمیمہ ۲۰۵ صفحہ ۔
درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آویں ۔

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات انشاء اللہ بہتوں کو مفید ہوں گی کیونکہ فی الحقیقت مفید ہیں ۔
(۱) حبوب مقوی باہ ۔ دل ودماغ اور معدہ کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہیں ۔ اور اعصاب کو تقویت دیکر بڑھے کو کام کا بنا دیتی ہیں ۔ دو ہفتہ کے لئے عہ
(۲) حلوائے موصلی ۔ خاص ترکیب سے تیار کیا گیا ہے نہایت مقوی اور مغلظ ہے ۔ فی سیر تین روپیہ ہے ۔
(۳) دوائی جریان ۔ جو جریان وضعف بچپن کی غلط کاریوں سے ہو جاوے اس کے لئے مفید ہے ۔ چالیس خوراک عہ
(۴) اکسیر آتشک ۔ بدون کسی ضرر کے آرام ہو جاتا ہے عہ ۔ حالات لکھو تا مطابق اس کے ہدایت ہو ۔
(۵) سرمہ شیب ۔ دھند ۔ جالا ۔ پھولا ۔ جل ۔ خارش چشم ۔ سرد آنکھوں سے پانی جاری رہنا ۔ سلاق (پیچ پن) کے لئے از بس مفید ہے ۔ فی تولہ عہ
(۶) حبوب جدوار ۔ نزلہ مزمن جو بار بار دورہ کرتا رہتا ہے اس کے لئے نہایت مفید ہیں ۔ چالیس گولی عہ
اطلاع ۔ دیگر امراض کے لئے بھی بعد تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر
حکیم محمد الدین احمدی ۔ سنار والیہ ۔ بازار کھٹیکاں ۔ سیالکوٹ

بنگالہ کے متعلق حضرت مسیح کی پیشگوئی صفحہ دہم پر دیکھو

لکھنؤ کے مشہور مفید و لچسپ میگزین البیان میں مسلمانان روس پر ایک دل چسپ مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا ذیل میں درج کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

مسلمانان روس

کریمیا کا مشہور اسلامی اخبار "ترجمان" جو ترکی و روسی زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ روس کے مسلمانوں کی تعداد حسب ذیل لکھتا ہے۔

یورپی روس

ولایات	تعداد نفوس
حاجی ترخان	۳۰۷۰۰۹
دیالنکی	۱۲۹۵۲۸
قزان	۱۲۵۸۴۸
اورنبرگ	۳۶۲۷۹۹
پیرم	۱۴۸۴۶۰
سامارا	۲۵۸۰۱۴
سامارا تدف	۹۶۳۷۷
سیمپر	۱۳۱۸۵۳
تاردید العینی قریم	۱۹۰۵۱۴
اوفا	۱۰۹۸۹۲۸

ان شہروں کے علاوہ نیجغورود، پنیزا، رازیان، تامبوف، ماسکو اور پیٹرسبرگ کے مسلمانوں کی بھی تعداد شامل کر لی جائے۔ تو یورپی روس میں مسلمانوں کی مجموعی تعداد ۳۵۵۵۶۳۵ ہوگی

ایشیائی روس

ولایات	تعداد نفوس
آق ملا	۴۳۹۶۶۳
ترکمان۔ زاکاسپی	۴۳۴۹۳۱
سمرقند	۸۳۸۶۶۹
سیم پولاد۔ سیم پولات	۶۱۶۷۳۹
سمیر اچیار۔ ایدی اصو	۸۹۳۰۲۰
سرداریا	۱۴۱۳۴۱۱
نور عالی	۴۱۲۸۳۶
اورال۔ یورال	۴۱۲۸۶۹۵
فرغانہ۔ خاقند	۱۵۶۱۴۶۶
	۹۹۸۸۶۵۰

بلاد کوہ قاف (رشیان کاکیشیا)

باکو۔ باکوبہ	[illegible]
داغستان	۵۴۰۹۶۱
گنجہ۔ الیزبتھ پول	۵۵۴۸۸۸
قارص	۱۴۵۷۸۱
قبہ قوبان	۱۰۳۲۱۳
باطوم۔ کوتائس	۱۱۷۶۲۷
ستاوروپول	۳۸۲۹۵
تیرسکی۔ قفقار شمالی	۴۸۶۴۶۲
تفلیس	۱۸۹۶۵۷
اچرنو مور	۳۱۱۰
ایروان	۳۵۲۳۵۱
کل قفقار	۳۲۰۸۸۵۷
کل سائبیریا	۱۲۶۰۸۶

اس حساب سے کل روسی مسلمانوں کی تعداد ۱۳۸۷۹۴۶ ہوگی اس کے علاوہ [illegible] ملین مسلمانان بخارا اور ۷۵۰ ہزار مسلمانان خیوا روس کے ماتحت ہیں۔ جن کو ملا کر ۱۴ ملین ۵ سو ۴۰ ہزار تعداد ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ تعداد آج کے ۱۶ برس قبل کی ہے۔ اور بموجب سرکاری تخمینہ کے اس عرصہ میں چار ملین کی زیادتی ہوئی ہے۔ یعنی اب ۲۰ ملین مسلمان روس میں موجود ہیں جن میں ۱۴ ملین سُنّی ہیں اور قریباً ۶ ملین شیعہ وغیرہ۔

روس میں مسلمانوں کے بہت سے مدرسے ہیں۔ جن میں مدرسہ اپانائلف، مدرسہ او باجی، مدرسہ شمس الدین، مدرسہ الغ مول، اور دار العلوم باکو میں علوم قدیمہ کے ساتھ فنون جدیدہ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ مذہبی مقدمات کا تصفیہ شیخ الاسلام کے ہاتھ میں ہے۔ مساجد و مکاتب کی باقاعدہ نگرانی ہوتی ہے۔ اور سررشتہ اوقاف و سررشتہ زکوٰۃ عمدہ اصول پر قایم ہے۔

روس میں چار سر برآوردہ اسلامی اخبار ہیں۔ ترجمان جو قرم (کریمیا) سے ترکی و روسی زبانوں میں نکلتا ہے۔ قزان مخبری جو ترکی میں قزان سے جاری ہوتا ہے۔ کاسپی جو باکو میں چھپتا ہے اور مشرقی روس جو تفلیس سے شائع ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی اخبار ہیں۔ لیکن ابھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ علمی مذاق کو زیادہ ترقی نہیں ہوئی۔ کیونکہ کوئی علمی رسالہ مسلمانوں کا نہیں شائع ہوتا۔ جنگ روس و جاپان کے بعد سے اب تک مسلمانوں کو بہت سی عنایتیں اور امتیازات سلطنت روس نے عنایت فرمائے ہیں اور خود مسلمان بھی بیدار ہو کر علوم جدیدہ کے لئے کالج و اسکول اور علوم قدیمہ کے لئے مدارس و مکاتب قائم کر رہے ہیں۔ خاص قابل ذکر یہ امر ہے کہ اس سال جتنے مدارس وغیرہ کھولے گئے ہیں۔ سب اعلیٰ پیمانہ پر ہیں۔ اور ان میں علوم جدیدہ کے ساتھ اسلامی تعلیمات اور فلسفۂ اخلاق کی تعلیم کا بھی معقول بندوبست کیا گیا ہے اور مدرسوں کے قیام و بقا کے واسطے صرف چندوں پر ہی نہیں کفایت کی گئی۔ بلکہ ہر مدرسہ کے لئے جایدادیں [illegible] وقف کر دی گئی ہیں۔ جس سے امید ہے کہ ہندوستان کی درس گاہوں [illegible] درس گاہیں زیادہ مستحکم اور فائدہ بخش ثابت ہوں گی۔ اخبار ترجمان کے دیکھنے سے (جس کو رسالہ البیان کے مبادلہ میں آنریبل نصیر الدین آفندی شہر باغچہ سرائے واقع کریمیا سے دفتر البیان لکھنؤ بھیجتے اور جو خوش قسمتی سے میرے مطالعہ میں بھی گذرتا ہے) معلوم ہوتا ہے۔ کہ روس کے مختلف شہروں میں اس سال جن اسکولوں کی بنیاد پڑی ہے۔ اور جو خاص طور پر قابل ذکر بھی ہیں۔ ان کی تعداد ۵۰ سے کم نہیں۔ مسلمانوں کا یہ بھی قصد ہے۔ کہ جدید علوم و فنون یورپ کے ترجمہ کا بھی ایک محکمہ قایم کریں۔ اور اس کے ساتھ ترکی زبان میں علوم اسلام کی ایک سائیکلوپیڈیا بھی مرتب کریں۔

ایرانی اخبار خلاصۃ الحوادث لکھتا ہے۔ کہ ڈیڑھ کروڑ مسلمانان روس میں زیادہ اور بہت زیادہ آبادی سنّی مسلمانوں کی ہے۔ جو بیشتر اضلاع قازان اور اورنبرگ میں سکونت پذیر ہیں۔ اور اضلاع کوہ قاف میں جس کو غلطی سے آج کل لوگ قوقاز کہتے ہیں چار لاکھ شیعوں کی آبادی ہے۔ اور ولایت داغستان میں بھی جو پہلے ایران کے ماتحت تھا۔ تخمیناً پانچ لاکھ یا اس سے زائد اہل تشیع آباد ہیں۔ (صحیح تعداد وہی ہے جو ہم پہلے لکھ چکے ہیں) اہل تسنن کے کل مذہبی امور کا تصفیہ قاضی القضاۃ قازان کے یہاں ہوتا ہے۔ جس کو گورنمنٹ نے تمام روسی مسلمانوں کا شیخ الاسلام مقرر کیا ہے۔ اور اہل تشیع مجتہد قاف کے یہاں رجوع ہوا کرتے ہیں۔ مسلمان اپنے مدارس اور مساجد خود بنوا لیا کرتے ہیں۔ مذہبی امور متعلق نکاح و طلاق و میراث وغیرہ کا تصفیہ عدالتوں میں نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا پورا پورا اختیار قضاۃ اور مفتیوں کو ہوتا ہے۔ جو منجانب سرکار مامور بکار ہیں۔ اگر تصفیۂ قاضی و مفتی سے کسی فریق کو رضامندی نہ ہو تو اس کو عدالت سرکاری میں مرافعہ کا حق حاصل ہے۔ جہاں پر کسی امام کی صدارت میں وہ معاملہ قطعی طور پر از روئے شرع محمدی طے ہو جاتا ہے۔ قلمرو روسیہ کے مسلمانوں کی زبان ترکی اور تاتاری زبان سے مخلوط ہے۔ اور کچھ عرصہ ہوتا ہے۔ کہ عربی نہ سمجھنے والوں کے لئے ان کی زبان میں قرآن شریف کا ترجمہ کرایا گیا ہے۔ روسی فوج ملازمت کے لئے جیسے عیسائی مکلف ہیں۔ ویسے ہی مسلمان۔ عہد کیتھراین میں مسلمانوں کے چھ ڈویژن تیار ہوئے۔ انھوں نے میدان کارزار میں وہ جوہر شجاعت دکھائے۔ کہ سرکار کے دل میں ان کی جگہ ہوگئی۔ اسکندر دوم نے چھ کے دس ڈویژن بنائے۔ سرکار کو ان پر پورا بھروسہ ہے اور انہیں کل فوجی عہدے بلا امتیاز قومیت و مذہب ملا کرتے ہیں۔ فی الحال روسی فوج میں ۴۰ ہزار مسلمان داخل ہیں اور حاجی مرزا محمد سلطان مفتی قزان کی درخواست پر شہنشاہ روس نے منظوری دی ہے۔ کہ بصرف سرکار ہر فوج میں امام مامور ہوں تاکہ ان فوج کی مذہبی ضروریات کی ادائی میں کوئی دقت نہ ہونے پائے۔

مسلمانان روس مذہب کے بڑے پابند ہیں۔ قومی ہمدردی کا مادہ بھی ان میں کم نہیں۔ ہاں ایک افسوس ناک امر یہ ہے۔ کہ غفلت و غرور میں ہندوستان کے مسلمانوں سے

(باقی صفحہ ۱۰ پر دیکھو)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کفارہ

"اپیفونی سٹار" ایک انگریزی ماہواری رسالہ ہے جو عیسائیون کی سرپرستی مین شہر سیالکوٹ ایک ماہ سے شائع ہوتا ہے۔ گذشتہ مہینے کے پرچہ مین ایک پادری گرے کلارک نامی نے "کفارہ اور اس کی کیون ضرورت ہوئی" کے عنوان سے ایک مضمون چھپایا ہے جس مین اس بات پر زور دیا ہے۔ "کہ خدا کا قانون ایک اصولی صداقت ہے۔ اور تمام اجزاء جن سے یہ صداقت ترکیب پاتی ہے۔ خدا کے تصرف خالقیت سے باہر ہے۔ بلکہ وہ خود بھی اسی کے ماتحت ہے اس لئے وہ اس کو بدلنے کی قدرت نہین رکھتا۔ اور اس کو انسان کی خوشنودی اور بہبودی سے بڑی دلچسپی ہے اور انسان ہمیشہ خوش رہنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لیکن خوشی کے بغیر قدردانی حاصل نہین ہو سکتی۔ اور قدر اسی شے کی ہوتی ہے۔ جو قیمت ادا کر کے حاصل کی جائے۔ اور اس کے مقابل کی شے کا ذائقہ لیا جاوے ایدی زندگی کی قدر حیات مستعارہ کا مزہ چکھنے سے ہوتی ہے۔ اور یہ سب قانون انتخاب کے ماتحت ہین۔ اور آدم و حوا کے گناہ کرنے کی پاداش مین انسان کو قانون اخلاق کے ماتحت کیا گیا۔ ایک طرف تو یہ قانون نافرمانی کا نتیجہ بنایا۔ اور دوسری طرف بار یک طور سے اس کو اس خوشی کے حاصل کرنے کی جڑھ قرار دیا۔ انصاف کا تقاضا یہی ہوا۔ کہ قانون کی نافرمانی کا فدیہ ادا کیا جاوے۔ اور تمام نوع مین سے مسیح نے اپنے تئین اس فدیہ کے لئے پیش کیا۔ لیکن یہ فدیہ کیا تھا؟ یہ فدیہ موت تھی۔ اور کوئی گنہگار اس موت کو اختیار کرنے کے قابل نہین سمجھا جا سکتا تھا کیونکہ ہر ایک تو ان مین اپنے ہی قرض مین دبا پڑا تھا۔ پس یسوع مسیح نے آپ اس فدیہ کو قبول کیا۔ اور اس سے نافرمانی کا اثر دور ہو گیا۔ اور معصیت گناہ کا کفارہ ہو کر موت کی اس حالت کو جو ابدی زندگی تقاضا کرتی تھی دور کر دیا۔

اگرچہ وہ خدا کا بیٹا تھا لیکن اس نے معصیت مین اطاعت کرنا سیکھا۔ اور اپنا آپ لوگون کے لئے قربان کرنا سکھلایا۔ اور اس طرح مکمل ہو کر ابدی نجات کا موجد بنا۔ اس کا یہ فعل اس بات کیلئے قابل قدر نہین۔ کہ اس نے تو لوگون کے لئے جان دی۔ (کیونکہ ایسے تو اور بھی ہین۔ بلکہ اس لئے قابل قدر ہے۔ کہ اس نے اپنی بے گناہ زندگی کو گنہگارون کے لئے قربان کیا۔"

یہ ہے گرے کلارک کا مضمون ہمین افسوس آتا ہے کہ پادری صاحبان ابھی تک اس مکروہ مسئلہ کی تائید مین طرح طرح کی بے تکی باتین ہانک کر اپنے گرفتاران دام کو خوش کرنے سے باز نہین آتے۔ اور ان لوگون کی سمجھ پر بھی افسوس آتا ہے۔ کہ جو اس قسم کی باتون پر چشم و گوش رکھتے ہین۔ ہم اس جگہ اس بحث کو چھیڑنا نہین چاہتے کہ خدا کا قانون کیا ہے؟ اور اس سے کیا مراد ہے کیونکہ اس طویل بحث کو شروع کر کے نفس مضمون سے بہت دور جانا پڑے گا۔

البتہ اس جگہ یہ دیکھنا ضروری ہے۔ کہ کیا وہ قانون خدا جس کی طرف راقم مضمون نے اشارہ کیا ہے۔ کسی ایک شخص کے خواہ وہ بے گناہ اور معصوم ہی کیون نہ ہو۔ اپنے آپ کو مار ڈالنے سے تمام دنیا کے یا کم از کم اپنے سوار خلاوری کے یا اگر وہ خود گنہگار ثابت ہو۔ تو اس کے اپنے ہی گناہون کا معاوضہ ہو سکتا ہے؟ ہم اس بات کو ماننے کے لئے بالکل طیار ہین۔ کہ انسان طبعی اور اخلاقی قانونون کے ماتحت ہے۔ اور ان قوانین کی حدود بدیہات اور محسوسات سے پار نہین گذرتی۔ اور اگرچہ یہ بات ماننے کے لئے ہم طیار نہین کہ خدا اپنے قانون کو بدلنے پر قادر نہین۔ جیسا کہ راقم مضمون نے بیان کیا ہے۔ ہم مانتے ہین۔ کہ وہ ہر ایک طرح کی قدرت رکھتا ہے۔ اور اس کی عادت قدرت لا تبدیل لکلمات اللہ سے ظاہر ہو رہی ہے۔ اس جگہ سوال یہ ہے کہ قانون الٰہی کے کون سے پہلو کو مسیح کے کفارہ پر گرے کلارک نے چسپان کیا ہے؟ کیونکہ خدا کا قانون (جو لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ سے عیان ہے) کسی کے بدلے مین دوسرے کی جان لینے کا تقاضا نہین کرتا۔ ہر ایک رنج اور راحت اور ہم اور غم اور خوشی اور فرحت اور جھوٹ اور نقصان اور نفع اور لمس وغیرہ جو کسی خاص شخص کو پہنچتے ہین ان کی اُس کیفیت مین سے جو اس کے حواس اور قوار اور جسم اور روح پر وارد ہوتی ہے دوسرا خواہ کوئی کیسا ہی وفادار قریبی اور فدائی کیون نہ ہو۔ کچھ حصہ نہین پا سکتا۔ کبھی ایسا نہین دیکھا گیا۔ کہ اگر بازار مین چلتے ہوئے گرے کلارک کے سر پر پتھر لگ کر کوئی سخت زخم آ جاوے اور اس سے خون جاری ہو جاوے۔ تو وہ زخم اس کے کسی بڑے درد خواہ دوست یا والدہ والد یا بھائی یا بیوی کے اس حصہ جسم پر بھی ہو گیا ہو۔ اور اسی جگہ سے خون بھی جاری ہونے لگ گیا ہو۔ اور وہین درد بھی محسوس ہونے لگ گیا ہو۔ وہی گورنمنٹین جو گرے کلارک کی ہم مذہب کا اس کو فخر بخشتی ہین۔ ہر ایک جرم کی سزا کے لئے تشخیص اصل مجرم مین سخت احتیاط سے کام لیتی ہین بلکہ اگر کوئی ایسا شخص کسی جرم کا اقبال کرے۔ جس کا مرتکب عدالت کی تحقیقات مین وہ ثابت نہین ہوتا۔ تو اس کو مواخذہ نہین کیا جاتا۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ مہذب حکومتون کے قوانین ہمیشہ صحیفہ فطرت کی منشاء کے موافق وضع کئے جاتے ہین۔ اگر یہ جائز ہوتا۔ کہ گرے کلارک کی زناکاری۔ جھوٹ وغیرہ کی سزا کسی اور کو دی جائے۔ تو پھر تو سلسلہ حقوق اور ضرورت عدالت و حکومت و احتیاج نظم و نسق و تمدن عالم نہ رہتی خدا تعالےٰ کی خاص خاص اشخاص اور اقوام کو بڑی بڑی حکومتین دے کر دنیا کے بڑے بڑے حصص ان کے ماتحت کرنے مین یہ بھی حکمت ہے۔ تا کوئی بے گناہ کسی گنہگار کے بدلے مین سزا نہ پا جائے۔ اور کوئی ظالم کسی معصوم کا حق نہ چھین لے۔ پھر جیکہ بقول گرے کلارک۔ خدا کو یہی منظور ہے۔ کہ انسان خوش رہین۔ تو یہ مسلّم امر ہے۔ کہ خوشی اور امن انصاف سے قائم رہتی ہے۔ جہان یہ اندھیر گردی ہو کہ کسی زبردست شریر کے جرم مین کوئی بے دوش مسکین پکڑا جاتا ہے اور سزا پاتا ہے۔ تو وہان کیسے خوشی رہ سکتی ہے۔ یورپ اور امریکہ مین یہ لوگ بیٹھ کر عیش اُڑا دین۔ اور بیچارے بے در او بے سروسامان غریب مسکین ابن مریم کو ان کے عوض مین پکڑ کر سولی دیا جاوے۔ ہائے افسوس! کاش یہ لوگ ذرا آنکھین کھولتے۔ اور اس بیچارے پاک انسان کی ایسی گت بنانے سے باز آتے۔

ایک اور عجیب بات جو راقم مضمون نے لکھی ہے۔ یہ ہے کہ خوشی بغیر قدر دانی نہین ہوتی۔ اور قدر دانی بغیر ادائے قیمت نہین ہو سکتی۔ اور لوگون کے گناہون سے نجات کی خوشی حاصل کرنے کی قیمت مین مسیح کی جان بیچدی۔

راقم مضمون نے یہ ایک عجیب بات پیش کی ہے۔ جو اس کے خداوند یسوع مسیح کے اپنے خیالات اور تعلیم ہی کے برخلاف ہے کہ گناہون سے نجات کے لئے معاوضہ کی ضرورت پیش کرنا تو خدا کی صفتون کو محدود کرنا ہے۔ مسیح تو تعلیم کرتا ہے۔ کہ تم ہر روز یہ دعا مانگو۔ کہ "اے خداوند تو جو آسمان پر ہے۔ ہمین ہمارے گناہ بخش جس طرح ہم اپنے گنہگارون کو بخشتے ہین۔" اور یہ ایسی مسلّم دعا ہے۔ جو تمام عیسائیون کا ہر روزہ ورد ہے۔ اس دعا کو تعلیم کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح نے اپنی قوم کے آئندہ بگاڑ سے اطلاع پا کر پہلے ہی ایسی دعا سکھلا کر ان کو ملزم کر دیا۔ اس دعا مین خدا سے گناہون کی بخشش کو اپنے گنہگارون کی بخشش کی مثل ظاہر کیا گیا ہے۔ گویا دونو جملے مشبہ مشبہ بہ اور لازم و ملزوم کے طور پر ہین۔ اور یہ بات عام طور پر دیکھی جاتی ہے۔ کہ عیسائی صاحبان جن کے گناہ اور قصور معاف کرتے ہین۔ وہ اس معافی کی قیمت اور کفارہ نہین لیتے۔ اور نہ ہی ان کی اخلاقی تعلیم اور منشاء ہی ایسی ہے۔ اور نہ ہی تقاضائے فطرت ایسا واقعہ ہوا ہے۔ تو پھر خدا کو ایسا بخیل اور سخت گیر قرار کیون کر دیا جا سکتا ہے کہ وہ بھی معافی تو ویسی ہی کرے۔ لیکن اس معافی کے لئے معاوضہ یا کفارہ ضرور لے۔

اس بات کا نتیجہ تو یہی ہوتا ہے۔ کہ یا تو مسیح جس نے ایسی دعا سکھلائی۔ جھوٹھا اور مفتری تھا۔ اور یا مسئلہ معاوضہ و کفارہ غلط ہے۔ کیونکہ اگر دونون بخششون مین مماثلت اور تشبیہ تسلیم کی جاوے جیسا کہ الفاظ دعا سے ظاہر ہے۔ تو ضرورت معاوضہ و کفارہ باطل ہوتی ہے اور اگر عیسائی صاحبان یہ تسلیم کرین کہ وہ بھی اپنے گناہ گارون کو بخشنے مین ویسا ہی کفارہ طلب کرتے ہین۔ تو اس صورت مین بے شمار کفارے ماننے پڑین گے۔ اور وہ سارے کفارے مسیح کے ہم پلہ ہو کر عیسائی تانا بانا تباہ کرنے کا موجب ہون گے۔ ایسا ہی ایک اور مشکل عیسائی صاحبان کے پیش آئے گی

کیونکہ عیسائیوں کا خدا اور مسیح ان کو تعلیم دیتا ہے۔ کہ مجرم کو انتقام لئے بغیر معاف کرو۔ یہاں تک کہ اگر کوئی تمہاری گال پر طمانچہ مار کر قانون اخلاق کی نافرمانی کرے۔ تو تم انتقام مت لو۔ بلکہ اپنی دوسری گال اس کے آگے کر دو۔ مسیح جس خدائی صفت کو دنیا میں لایا تھا وہ تو معافی کے لئے انتقام اور معاوضہ اور کفارہ کی ضرورت سے بری تھی۔ اس نے اپنے مجرموں پر کمال شفقت اور نرمی اور حلم اور رحم کرنا سکھلانا چاہا تھا۔ تو کیا اس کی یہ نرمی سکھانا عیسائیوں کی طرف سے اس سلوک کی مستحق ہے۔ کہ اس پر لعنتوں کا بوجھ ڈالدیا جائے۔ راقم مضمون نے دو پہلو اختیار کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ مسیح کی زندگی (عیسائیوں نے) خدا کے ہاتھ گناہوں کے عوض فروخت کر کے نجات خریدی۔ اور دوسرے یہ کہ مسیح نے جان بوجھ کر سولی پر چڑھ کر موت منظور کی۔ یہ دونوں پہلو نہایت شرمناک نتائج کا پیش خیمہ ہیں۔ کیونکہ جو شخص کسی انسان کو کسی کے ہاتھ بیچتا ہے۔ وہ اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ جس کو تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۷۱ سات سال کی قید اور جرمانہ کی سزا دیتی ہے۔ اور ہماری عادل گورنمنٹ انگریزی نے ایک بڑا فخر جو دنیا میں حاصل کیا ہے وہ مکروہ انسان فروشی کی رسم کا انسداد ہے۔ اگر عیسائی صاحبان نے مسیح کو بیچ کر خود کچھ عوض حاصل کیا ہے۔ تو وہ بھی ایسے ہی جرم کے مرتکب ہیں۔

اور اگر یہ بات تسلیم کی جاوے۔ کہ اس نے اپنے آپ کو خود ہلاک کیا۔ تو وہ خودکشی کی تعریف میں آتا ہے۔ کیونکہ ویبسٹر کی انگریزی ڈکشنری سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو شخص صحت حواس اور تمیز اور بلوغت کی حالت میں جان بوجھ کر اپنی جان ہلاک کرے۔ وہ خودکشی کرتا ہے۔ اور اس کے تدارک کے لئے سرکار انگریزی کی بنائی ہوئی تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۰۵ موجود ہے۔ اگر ایسا واقعہ سرکار انگریزی کے عہد میں ہوتا۔ تو خدا معلوم قانون اس کے ساتھ کیا سلوک کرتا۔

اور منطق تقابل پر زور دے کر ابدی زندگی کی قدر کے لئے حیات مستعارہ کا مزہ چکھنا ضروری ٹھہرانے سے گرے کلارک صاحب نتیجہ کو متعدی ثابت نہیں کر سکتے۔ اگر یہ ضروری بھی ہو۔ تو بھی تو اس کا فائدہ صرف مسیح کی ذات تک ہی محدود رہتا ہے اس سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اور یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ دونوں لذات کو چکھنے کے لئے مسیح ہو۔ اور ان کا اثر دوسرے لوگوں میں پہنچ جائے۔

گناہوں کا فدیہ طلب کرنا نہایت خفت اور بخل کا کام ہے۔ اور اس قانون فطرت کے خلاف ہے۔ جس پر انسان کو مفطور کیا گیا ہے۔ لیکن اگر بالفرض کسی فدیہ کی ضرورت کو مان بھی لیا جاوے۔ تو ایسے فدیہ کے لئے کسی کی جان تجویز کرنا ایک سخت حماقت ہے۔ مسیح کی خودکشی کو دنیا کے گناہ گاروں کے گناہوں کا کفارہ سمجھنا معلوم نہیں کس عقلمندی پر مبنی ہے وہ بیچارہ جو بقول عیسائی صاحبان کو چہ گنہ سے بالکل ناآشنا تھا۔ اس کے سر پر ساری دنیا کے گناہوں کی گٹھڑی کس انصاف سے رکھدی گئی۔ اور یہ بات کہ مسیح نے اپنے تئیں آپ اس فدیہ کے لئے پیش کیا محض افترا معلوم ہوتی ہے کیونکہ عہد نامہ اس پہلو میں ساکت ہے۔ اور اگر اس نے ایسا کیا ہے تو وہ بھی حماقت ہے۔ کیونکہ قانون معاوضہ اس کی جان کو دنیا کے گناہوں کے بدلہ میں لینے کا تقاضا نہیں کرتا۔ اور یہ بات بھی غلط ہے۔ کہ اس کے کفارہ نے گناہ کے اثر مٹا دیا۔ جیسا کہ راقم مضمون نے لکھا ہے۔ اصل منشائے کفارہ یہ ہے۔ کہ انسان کو اس منزل تک واپس پہنچا دے۔ جہاں پر یہ گناہ کرنے سے پہلے موجود تھا۔ اور اس امر میں آدم اور حوا کا حوالہ دیا ہے۔ اب جہاں گناہ کرنے سے پہلے آدم و حوا تھے۔ وہ مقام ایسا پاکیزہ تھا۔ کہ وہاں کوئی جرم اور گناہ سرزد نہیں ہو سکتا تھا۔ اور کفارہ کا اثر بھی ہونا چاہیئے تھا۔ کہ اس کے بعد دنیا ایک ایسے بہشت میں داخل ہو جاوے۔ جہاں پہلے آدم اور حوا تھے۔ اور جہاں گنہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ بجائے اس کے اس کفارہ کے ماننے والے تمام دنیا کے گنہگاروں سے بڑھ کر گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں جس کی تشریح کی اس جگہ ضرورت نہیں۔ تو پھر جبکہ یہ نتیجہ موہومہ ہی حاصل نہیں۔ تو اس کو موثر ہی کیسے کہہ سکتے ہیں اور اور جب یہ موثر ہی نہیں۔ تو غلط اور لغو ٹھیرتا ہے۔

یسوع کی بے گناہی میں اوصاف کفارہ کا مرکوز ہونے کا مسئلہ بھی غلط ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ نہ تو وہ اپنے آپ کو آپ ہی بے گناہ سمجھتا ہے۔ اور نہ ہی دوسرے لوگ اس کے دوست اور رشتہ دار اور ہمسائے اس بات پر گواہی دیتے ہیں۔ وہ تو نیک ہونے سے انکار کرتا ہے۔ اور انبیاء کی توہین۔ اور شراب خوری اور والدہ کی بے ادبی۔ اور لوگوں کے کھیتوں کی چوری وغیرہ جرائم کا مرتکب اور محرک ثابت ہوتا ہے۔ پس نہ وہ بے گناہ ہے۔ اور نہ وہ کفارہ ہو سکتا ہے۔

(باقی پھر کبھی)

خاکسار معراج الدین عمر احمدی۔ قادیان۔ ۹ فروری سنہ ۱۹۰۶ء

حضرت مسیح کی خدمت میں ایک خط اور اس کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب مرشدنا و مولانا امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام

بعد از السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ہم تین شخص جماعت احمدیہ مقام مونگ ضلع گوجرات سے تین مدت سے حاضر حضور ہیں مجھے اپنے عرض حال کرنے واسطے کوئی موقع اور وقت ایسا کم تھ نہیں آیا۔ جو اپنے حالات زبانی حضور میں عرض کئے جاتے۔ اس لئے یہ عریضہ خدمت حضور میں پیش کرتے ہیں۔ اول میں مسمی عبد اللہ موچی اپنا عرض حال کرتا ہوں۔ کہ مجھ کو حضور سے بیعت ہوئے عرصہ تقریباً ڈیڑھ سال کا گذرتا ہے۔ اس عرصہ میں مخالفین نے اکثر تکالیف پہنچائی ہیں۔ اور اب بھی پہنچا رہے ہیں۔ کاروبار دنیوی میں بھی ہر طرح سے روک ڈال رہے ہیں۔ غرضیکہ ہر طرح سے نقصان پہنچانے میں کوشش بلیغ کرتے ہیں۔ بلکہ خاص رشتہ دار بھی میرے دشمن ہو گئے ہیں۔ جھکو وہاں پر نہایت مشکل ہو گیا ہے۔ کسی صورت سے مجھ کو وہاں پر گذارہ کرنا نظر نہیں آتا۔ بر طور وہاں پر مجبور ہو گیا ہوں۔ اور میری طبیعت بھی خود ان لوگوں سے بیزار ہے۔ میں خود وہاں میں رہنا نہیں چاہتا۔ مگر مجبور پڑا ہوا ہوں۔ اب میری بابت جیسا کچھ حضور انور مناسب سمجھیں حکم فرماویں۔ اب مجھ کو کیا کرنا چاہیئے۔ جیسا حکم ہو۔ عمل میں لاؤں دوسرا میرا بھائی احمد دین ہے۔ اس کی بھی ایسی ہی حالت ہے وہ بھی وہاں پر رہنا نہیں چاہتا۔ بعد تیسرا امام الدین نامی کشمیری ہے۔ اس کو وہاں پر ہماری جیسی تکلیف تو نہیں ہے۔ مگر دعا کے واسطے وہ بھی عرض کرتا ہے۔ کیونکہ مخالف زیادہ ہیں۔ اور ہم صرف تین شخص احمدی ہیں۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

میں نے تمام خط پڑھ لیا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے۔ کہ بے صبری نہ کریں۔ بلکہ اپنے صبر اور استقامت اور نرمی اور اخلاق کے ساتھ دشمن کو شرمندہ کریں اور نیک سلوک سے پیش آویں۔ اور بہت نرمی کے ساتھ اپنے عقاید کی خوبی اور راستی ان کے ذہن نشین کریں۔ اور اپنا نیک نمونہ ان کو دکھلاویں۔ ممکن ہے۔ کہ وہ ایذا دہی کی خصلت سے باز آجاویں۔ بہر حالت بے صبری نہیں کرنی چاہیئے۔ اور کچھ صبر اور استقامت سے کام لینا چاہیئے۔ اور اپنے دشمنوں کے حق میں ہدایت کی بھی دعا کرتے رہیں۔ کیونکہ ہمیں خدا نے آنکھیں عطا کی ہیں۔ اور وہ لوگ اندھے اور دیوانہ ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ آنکھ کھلے۔ تب حقیقت کو پہچان لیں۔ علاوہ اس کے خداتعالیٰ نے مجھے ایک بڑی نشان کا وعدہ دیا ہے۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ وہ ایک سخت زلزلہ ہوگا۔ جو دنیا کے دلوں کو ہلا دے گا۔ اور وہ بہت سخت ہوگا۔ بہتیرے اس کے صدمہ سے دنیا سے گذر جائیں گے اور بہتیرے ایمان پائیں گے۔ مردے زندہ ہوں گے۔ اور زندے مریں گے۔ اور ضرور ہے۔ کہ جاہل لوگ اپنی ضد پر قایم رہیں جب تک خداتعالیٰ کا وہ دن آوے اور ایک دنیا کو زیر و زبر کرے۔ سو اس وقت تک اپنے صبر اور نیک چلنی کا لوگوں کو نمونہ دکھاؤ۔ اور بدی کی جگہ نیکی کرو۔ تا آسمان پر تمہارے لئے اجر ہو۔ اور میں انشاء اللہ تعالیٰ سب کے لئے دعا کروں گا۔ والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد۔ ۹ فروری سنہ ۱۹۰۶ء

بھی وہ بڑھے ہوئے ہین۔ لیکن خوشی کی یہ بات ہے۔ کہ وہ بیکار بیٹھنا عیب جانتے ہین۔ جفاکشی ان کی سرشت مین داخل ہے۔ تجارت ان کی نسبتہً وسیع ہے۔ اور صنعت و حرفت مین ہندوستانیون سے بہت بڑھے ہوئے ہین۔ پردہ کا ان مین بھی رواج ہے۔ شادی و غمی کی رسمین اکثر سیدھی سادی اور مختصر ہین۔ تعدد ازدواج و کثرت طلاق کا بہت شیوع ہے

مصری اخبار "الشرق" مین کاپی سے ایک دلچسپ مضمون ترجمہ ہو کر شائع ہوا ہے۔ اس کا منشاء یہ ہے۔ کہ اب سے دس برس پیشتر روس مین تعلیمات کا انحصار فقط مذہبی تعلیم پر تھا۔ اور اس مین بھی حدیث و تفسیر ندارد معقولات کم کم اور زیادہ تر صرف و نحو فقہیات کی تعلیم ہوتی تھی۔ علم ادب کا بالکل رواج نہ تھا۔ اور علماء مین بہت کم ایسے مولوی ہوئے تھے جو بلاتکلف عربی مین گفتگو کر سکتے ہون۔ لیکن اب مسلمان ضروریات زمانہ سے آگاہ ہوتے جاتے ہین۔ اور تمام مفید علوم کی باقاعدہ تعلیم حاصل کرتے ہین۔ پورا قرآن شریف مع تفسیر کے پڑھایا جاتا ہے۔ اور حدیث و اصول حدیث کا درس بھی فقہ و اصول فقہ کی طرح ہونے لگا ہے۔ تاریخ اسلام اور اسلامی جغرافیہ کا پڑھنا ہر طالب علم کے لئے لازمی ہے۔ ریاضی و سائنس پر زیادہ توجہ ہے۔ اور ادب مین یہ کیفیت ہے۔ کہ طلبہ مختلف عنوانون پر جو پہلے متعین کر دئے جایا کرتے ہین دار العلوم مین بزبان عربی تقریر کرتے ہین۔ ابھی زیادہ دن نہین گذرے۔ کہ قازان کا وہ پولیٹکل جلسہ جو شیخ الاسلام کی صدارت مین اس غرض سے منعقد ہوا تھا کہ مسلمانون کو جنھون نے جنگ جاپان مین پوری وفاداری سے کام کیا ہے۔ اپنے جائز مطالبات کو حاصل کرنے کے لئے گورنمنٹ روس سے کسی قسم کا بیتاؤ کرنا چاہئیے۔ اور کیا روش اختیار کرنی چاہئے اور جس کی خبر "الشرق" مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۰۵ء مین چھپ چکی ہے اس مین ایک طالب العلم نے عربی زبان مین نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ "اسلام کی فلاسفی" پر تقریر کی تھی۔ اس تقریر کا ترجمہ روسی زبان مین اخبارون مین بھی شائع ہوا تھا۔ اور اخبارون نے معزز اسپیکر کی روشن خیالی پر تعجب کیا تھا کہ ان ملایان خشک مین جو صرف مسائل عبادات کے اور کسی فن کی طرف توجہ نہین رکھتے فلسفی مذاق کے ایک شخص کا نکلنا حیرت انگیز امر ہے

علاقہ قاف اور کریمیا مین ۴۰ لاکھ تاتاری مسلمان آباد ہین۔ پہلے یہ لوگ نہایت وحشی، جنگجو اور نیم خانہ بدوش خیال کئے جاتے تھے۔ اب ان کی نسبت پروفیسر ویمبری اپنے مضمون بہ عنوان "تاتاری مسلمانون کی بیداری" مین لکھتا ہے۔ کہ اس وقت سلطنت روس مین کوئی فرقہ مسلمانون جیسا صلح جو، محنتی، فرمان بردار، پابند مذہب۔ اور دیندار نہین ہے ان مین بیشتر تاجر اور کاریگر ہین۔ بعض ملازمت پیشہ بھی ہین۔ ان کی دیانت داری اور وفاداری مسلم ہے۔ جس کی وجہ سے عیسائی اُمراء بھی عموماً انہین کو ملازم رکھتے ہین اور عیسائیون پر ترجیح دیتے ہین۔ وہ اپنے مذہب مین ایسے راسخ ہین۔ کہ باوجود روسی حکومت کے سعی بلیغ کے جو ان کے جبراً عیسائی بنانے کے لئے کی جاتی تھی۔ ان کو الٹے یورپین روس کے بیابانی علاقون کے بت پرست ہم قومون پر روسی کلیسا کے کوششون کے برخلاف جس نے ان لوگون کے عیسائی بنانے کے لئے کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا تھا حیرت انگیز کامیابی ہوئی۔ وہ تاجرون کے بھیس مین ان علاقون مین رات دن پھرتے ہین۔ اور اپنے وعظ و نصائح سے بت پرست تاتاریون کو اسلام کی طرف رغبت دلاتے ہین۔ چند سال ہوئے تاتاری علاقہ قرغز کے ایک مسلمان نے جرمن فلاسفر شوپن ہور کے فلسفہ اور انگریز کاتب ارونگ کی سوانح عمری حضرت محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) پر بسیط نکتہ چینی کرکے ایک مطول خط فارسی زبان مین مجھے بھیجا۔ تو مین اسے پڑھ کر دنگ رہ گیا۔ کہ یورپ کی تالیفات ان لوگون مین بھی پہنچ گئی ہین۔ اور وہ اس قابل ہو گئے ہین۔ کہ ان پر نظر تنقید سے کر سکین۔ لیکن اب تو مین اپنے تاتاری دوستون کے خطوط اور ان کی مطبوعہ تالیفات کثرت سے موجودہ تمدن و تہذیب اور خیالات مین رنگی ہوئی دیکھتا ہون۔ یورپین اور خاص کر انگریز جو ایشیائیون کو ابھی تک خواب غفلت مین سمجھتے ہین۔ ایک حد تک قابل معافی ہین۔ ان کا ان لوگون سے نہ چندان تعلق ہے۔ نہ ان سے کوئی ہمدردی۔ پھر وہ ان کے خیالات سے کیونکر آگاہ ہو سکتے ہین۔ سب سے زیادہ قابل تذکرہ ایک سفرنامہ ہے۔ جو محمد فاتح گلمانی نے ۱۹۰۴ء مین جب کہ وہ اورنبرگ کے مسلمانون کی طرف سے نائب ہو کر باغچہ سرائے (واقع کریمیا) کے تاتاری اسلامی اخبار "ترجمان" کی بیسوین سالگرہ کے جلسہ مین شریک ہونے اور اس کے ایڈیٹر و پروپرائٹر اسماعیل بک کو مبارکباد دینے کے لئے کریمیا گئے تھے۔ لکھا تھا جس مین اس سفر کے دلچسپ حالات درج ہین۔ یہ سفرنامہ اورنبرگ کے ایک مطبع سے چھپ کر شائع ہوا ہے۔ محمد فاتح ایک تعلیم یافتہ اور روشن خیال آدمی ہے۔ مغربی معاشرت سے بخوبی واقف ہے۔ موجودہ زمانہ کے فاضلون کے مثل معاملات پر غائر نظر ڈالتا ہے۔ اور ان سے نتائج اخذ کرتا ہے۔ اس سفرنامہ سے اورنبرگ اور کریمیا کے درمیانی علاقون کے روسی مسلمانون کے حالات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ اور اس حیرت انگیز تغیر کا جو مشرقی خیالات، مذہبی، اخلاقی اور سیاسی معاملات مین واقع ہوا ہے۔ بخوبی پتہ چلتا ہے۔ اس سفرنامہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ایشیائی جن کو ہم وحشی اور جاہل کے لقب سے ممتاز کرتے ہین۔ آج لوتھر، الشر، اور اسپنسر کے اقوال و حالات اپنے دلائل کی تائید مین پیش کرتے ہین۔ روسی تاتاری مسلمان یورپین علماء و فلاسفرون کی کتابین اور خیالات ہی سے صرف آگاہ ہین۔ بلکہ خود وہ بھی روشن خیال اور آزاد ہو گئے ہین۔ (برخلاف ہندوستان کے مسلمانون کے کہ یہان جس عالم نے مروجہ رسم و رواج کے خلاف ذرا بھی اصلاح کی کوشش کی اور قوم مین نئی روح پھونکنی چاہی۔ چارون طرف سے اس کی تکفیر ہونے لگی۔ اور نیچریت کا لقب اس کو دے دیا گیا) یہی تاتاری سیاح محمد فاتح مذہبی خیالات بھی نہایت وسیع و معقول رکھتا ہے۔ اور مسلمانون سے سخت ناراض ہے۔ کہ وہ اپنی عمر ظاہرداری اور رسم و رواج مین گذار دیتے ہین۔ اپنے مذہب کی اصلیت و غایت سے بے خبر ہین۔ ایک مشہور شیخ سے روسی مسلمانون نے سوال کیا۔ کہ از روئے شرع ان کو کس قسم کا لباس پہننا چاہئے۔ جواب دیا گیا۔ کہ رسول مقبول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) درزی یا فیشن کے استاد تھے نہین جو لباس و پوشاک کے متعلق بھی تفصیلی احکام صادر فرماتے۔ مذہب کو ایسے معاملات سے کوئی سروکار نہین وہ سیرت کی اصلاح کرتا ہے۔ ظاہری صورت کا دلدادہ نہین۔ در عمل کوش ہرچہ خواہی پوش۔ ان کا علم ادب موجودہ رنگ مین آ گیا ہے۔ جدید علوم و فنون اور سائنس کی مختلف شاخون پر جو کتابین ان کی زبان مین شائع ہوئی ہین۔ ان کے علاوہ گذشتہ ۱۰ برس مین تین سو زیادہ کتابین شعر و سخن اور تاریخ وغیرہ مین شائع ہو چکی ہین سائنس کی تعلیم دن بدن پھیل رہی ہے اور یہ انقلابی اثر نہ صرف مشرقی ترکستان بلکہ صحرائے وسط ایشیا کے خانہ بدوش قبائل تک پہنچ گیا ہے۔ دریائے والگا کے نواحی تاتاریون کی نسبت کریمیا اور جنوبی روس کے تاتاری نسبتاً زیادہ ترقی کر رہے ہین!!

اضلاع قاف مین تین لاکھ کی آبادی شیعہ مسلمانون کی ہے داغستان مین بھی قریب ۵ لاکھ کے شیعہ آباد ہین۔ اہل تسنن کے کل مذہبی امور کا فیصلہ قازان کے قاضی القضات کے یہان ہوتا ہے۔ اور اہل تشیع کا مجتہد قاف کے یہان

ابھی حال کا ذکر ہے کہ شیخ اسماعیل المنوف آفندی نے شہر باغچہ سرائے واقع کریمیا مین ایک مدرسہ مسلمان مدرسین کی تعلیم کے لئے قائم کیا ہے۔ عربی علوم کے علاوہ مختلف یورپی زبانون کی بھی تعلیم بھی اس مین لازمی کر دی گئی ہے۔ تاکہ معلم ایک فاضل دینی، قومی اور ہر قسم کی ضروریات زندگی سے واقف ہو کر نکلے اور زندہ اقوام کی درس گاہون کی شائستگی مین مقابلہ کر سکے۔ صاحب ممدوح [illegible] کے ساتھ اور بھی بزرگان قوم اس کار خیر مین مشغول ہین۔

زکوٰۃ

روسی مسلمان بھی ہندوستان کے مسلمانون کی طرح سے زکوٰۃ کی رقم مختلف کامون مین صرف کیا کرتے تھے۔ اور کسی خاص قاعدہ کے پابند نہ تھے۔ کہ اس سے فقط مستحقین کو فائدہ پہنچتا۔ حال مین ایک روسی امیر نے قوم سے درخواست کی ہے کہ زکوٰۃ جمع کرنے کے لئے ایک انجمن قائم کی جاوے۔ یہ درخواست پسندیدگی سے دیکھی گئی۔ اور فوراً اس کے لئے ایک

کمیٹی قائم ہوئی اور نیز یہ قاعدہ بھی مقرر کیا گیا۔ کہ جو زکوۃ لینے کے مستحق ہوں وہ انجمن سے درخواست کریں۔ اور انجمن ہی مسلمانوں سے زکوۃ لیا کرے۔ تمام روسی مسلمانوں نے اس کو بخوشی قبول کر لیا ہے۔ اور اس کی پابندی کا وعدہ کیا ہے۔

مسلمان روسی گورنمنٹ کے ظلم سے سخت تنگ آ گئے تھے۔ جس نے ان کے کل سابقہ حقوق کو غصب کر لیا تھا اور ان کی مذہبی آزادی میں بھی دست اندازی شروع کر دی تھی جس سے مجبور ہو کر ان کو سلطنت عثمانیہ میں ہجرت کرانے کے سوا کوئی چارہ نہ رہ گیا تھا۔ اور قریب [illegible] لاکھ مسلمانوں کے گورنمنٹ عثمانیہ کے ممالک میں ہجرت کر چکے تھے۔ اور آج تک اس ہجرت کا سلسلہ بند نہ ہوا تھا۔ کہ جنگ روس و جاپان چھڑ گئی۔ روسی فوجی ملازمت جیسے عیسائیوں پر لازمی ہے۔ ویسے ہی مسلمانوں پر ہے۔ کیتھرائن کے عہد میں مسلمانوں کے ۲ ڈویژن طیار کئے گئے تھے۔ ان کی شجاعت و بہادری اور وفاداری اس قدر مسلم تھی کہ اسکندر دوم نے ۹ کے ۱۲ ڈویژن بنائے۔ انہیں کل فوجی عہدے بلا امتیاز قومیت و مذہب دیئے گئے۔ فی الحال روسی فوج میں بہت سے مسلمان افسر ہیں۔ دوران جنگ میں روس کے کل فرقوں میں بغاوت کے آثار ملم و بیش نمایاں ہوئے۔ اور جابجا روسی رعایا نے بلوے اور فساد کئے اور روسی گورنمنٹ سے دہمکی دے کر آزادی کا مطالبہ کیا۔ یہ سب بلوے فساد عموماً عیسائیوں نے کئے۔ مسلمان اس سے بالکل محترز رہے اور حتے الوسع اپنی گورنمنٹ کی مدد کرتے رہے۔ لیکن ظلم کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ جب روسی مظالم حد برداشت سے متجاوز ہو گئے۔ تو انہوں نے بھی باوب تمام ایک درخواست شہنشاہ روس کی خدمت میں ارسال کی۔ اور اپنے سابقہ حقوق کی بازخواست چاہی اور مذہبی آزادی دیئے جانے کی درخواست کی۔ چونکہ مسلمان دوران جنگ میں گورنمنٹ کے خیر خواہ رہے تھے۔ اور اپنے عیسائی بھائیوں کی طرح انہوں نے ملک میں شر و فساد نہ پھیلایا تھا۔ اور نہ روس کو ہلا دینے والے [illegible] اس کے وزرا کو ڈائنامیٹ سے اڑا کر انقلاب حکومت کی خواہش نہیں کی تھی۔ بلکہ مؤدبانہ ایک عرضی میں اپنے جائز حقوق کی جو کچھ عرصہ سے گورنمنٹ نے ضبط کر لئے تھے۔ پھر واپس دیئے جانے کی خیر خواہانہ لہجہ پر درخواست کی تھی۔ لہذا زار روس نے توجہ کر کے حکم دیا ہے۔ کہ روسی مسلمانوں کو بھی عام طور سے روسیوں کے برابر حقوق دیئے جاویں۔ چنانچہ فرمان مذکور کی دفعہ ۶۔ ۷ کا یہی مطلب ہے۔ ناظر داخلیہ کو یہ بھی حکم ملا ہے کہ اپنی زیر صدارت ایک کمیٹی قائم کر کے روسی مسلمانوں کی جلاوطنی کے اسباب میں غور کرے اور ان کو ایسے حقوق دیئے جاویں جس سے یہ شکایت جاتی رہے اور وہ تخت روس کے ساتھ اخلاص رکھیں اور قوموں کی طرح جلائے وطن سے باز رہیں۔

رسید زر

فروری سنہ ۱۹۰۷ء ۶ ۹۷۴ شیخ عبدالرحمان صاحب ۔۔ ۱۲/
" " " ۱۰۱۲ حکیم شاہ نواز صاحب ۔۔ ۱ع ۱۲/
" " " ۱۰۵۵ محمد شفیع صاحب [illegible]
" " " ۱۲۱ مولوی رحیم بخش صاحب [illegible]
" " " ۳۲۵ مولوی چراغ الدین صاحب ۔۔ ۱ع ۱۲/
" " " ۱۰۳۷ میاں غلام حسین صاحب ۔۔ ۱ع [illegible]
" " " ۷۶ مرزا محمود علی صاحب ۔۔ ۱ع [illegible]
" " " ۱۰۲۶ میاں عبدالصمد صاحب ۔۔ ۱ع ۱۲/
" " " ۱۷۶ چودہری کرم الٰہی صاحب ۔۔ ۱۲/
" " " ۷۲ بابو فخرالدین صاحب ۔۔ ۱ع ۱۲/
" " " ۵۵ میاں رحیم بخش صاحب ۔۔ ۱ع ۱۲/
" " " ۳۲۵ شیخ خدا بخش صاحب ۔۔ ۱ع ۱۲/
" " " ۱۱ سید مظہر علی صاحب ۔۔ ۱۲/
" " " ۵۲۶ بابو عبدالرحمان صاحب ۔۔ ۱۲/
" " " ۱۵۸ بابو الٰہی بخش صاحب ۔۔ ۱ع ۸/
" " " ۵۳۲ ذوالفقار علی خان صاحب ۔۔ ۱۲/
" " " ۹۹ منشی گوہر علی صاحب ۔۔ ۱ع ۱۲/
" " " ۷۶ خدا دار خان صاحب ۔۔ ۱ع ۱۲/
" " " [illegible] عبدالوہاب صاحب ۔۔ ۱ع
" " " ۷۵ عبدالکریم صاحب ۔۔ ۱ع ۱۲/
" " " ۳۸۱ گلزار محمد صاحب ۔۔ ۱ع ۱۲/
عزیز الدین صاحب ۔۔ ۱ع ۱۲/

عام اخبار

امیر صاحب کابل نے غلہ اور نمک پر محصول در آمد اپنی قلمرو میں معاف [illegible]

کشمیر میں عین آغاز بہار میں ۴۸ گھنٹہ برفباری ہوئی۔ برف دو گز سے زیادہ موٹی تھی۔

اسلام آباد کشمیر میں پچھلے ہفتے سخت آگ لگی۔ دفتر بندوبست جل گیا۔ کاغذات بچا لئے۔

رنگون کے مقدمہ اغوا میں تمام ملزم بری ہو گئے جیوری نے قرار دیا کہ وہ بے قصور ہیں۔

حضور نظام کی بڑی دختر فوت ہو گئیں۔ پرنس آف ویلز کے جلسوں میں ناگہانی بے لطفی تھی۔ دختر صاحبہ نظام کی عمر ۲۲ سال تھی نکاح کی تیاریاں تھیں کہ مرض میں مبتلا ہوئیں مرض معالی اور کچھ تھی۔

وسط ہند میں ۵۸ ہزار خیراتی کاموں پر۔ احمیر مرواڑہ میں ۲۶ ہزار راجپوتانہ ۵۳ ہزار۔

جمعہ کو رنگون میں چاول کا عظیم و عالی کارخانہ جل کر راکھ ہوا نقصان دس لاکھ ہے۔

شاہ سپین کا بیاہ برٹش شاہزادی اینہ کے ساتھ ۴ جون کو ہوگا اہل سپین نہایت بشاش۔

جمعہ گذشتہ کی خبر کہ روسی مقام پنزہ کا چیف افسر پولیس بھی [illegible] گیا [illegible] بدستور ابتر۔

چین میں منگولوں کے خلاف بغاوت کا سرغنہ [illegible] ابھی تک مغلوب نہیں کیا گیا ہے۔

مراکو کی کنفرنس میں تمام طاقتیں فرنچ حقوق کی [illegible] جو من دھوئے نفضول سمجھے گئے ہیں۔

روسی فرانسیسی اتحاد۔ مجلس مقننہ فرانس میں فرانسیسی روسی تجارتی معاہدہ کے متعلق جو بحث ہوئی۔ اس سے سخت بے اطمینانی پیدا ہو گئی۔ تقریروں میں کہا گیا۔ کہ روس نے فرانسیسی نقدی اور اتحاد کے معاوضہ میں کچھ بھی نہیں دیا۔ چونکہ روس کو روپیہ کی ضرورت ہے [illegible] حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

نیا جنگی جہاز (لنڈن ۹۔ فروری) "ڈریڈ ناٹ" نامی نئے جنگی جہاز کے متعلق جسے کل سمندر میں تیرا دیں گے اخبارات میں تفصیلی حالات شائع ہو رہے ہیں اور دکھا رہے ہیں کہ اس کے مقابلہ میں پہلے جہاز ہیچ ہیں۔

فرانس میں کلیسیا کے فساد۔ ایک سابق عہدہ دار و ایک طالب علم کو دو دو سال قید کی سزا اس وجہ سے بمقام وار سیلز ہوئی۔ کہ کلیسیا کے اسباب کی فہرست مرتب کرنے کے وقت فساد برپا کیا تھا۔

بغاوت یمن۔ (لنڈن ۱۱۔ فروری)۔ ترکی فوج نے مجبور ہو کر قلعہ شبکا پر حملہ کرنے کا ارادہ فسخ کر دیا ہے یہ قلعہ یمن میں ایک ضروری مقام پر واقعہ ہے اور باغی اس پر قابض ہو رہے ہیں۔ ترکوں کی چار توپیں چھن گئیں۔ ایک پاشا قتل اور دو سرے زخمی ہوئے۔

حادثہ۔ پرسوں کے روز لورپول میں ٹریموے گاڑی سے حادثہ ہوا۔ کئی لوگ زخمی ہوئے۔ مگر جان کی خیر رہی۔ ۲۶ آدمی ہسپتال میں بھیجے گئے جن میں سے صرف دس زیر معالجہ رکھے گئے۔ باقی مرہم پٹی کرنے کے بعد رخصت کر دیئے گئے۔

آتشزدگی۔ ولسڈن میں فوجی گھوڑوں کے اصطبلوں کو آگ لگ گئی ہے ۸۰ گھوڑے جل کر مر گئے سو گھوڑے رسے توڑا کر بھاگ گئے ایک گھوڑے کی ٹکر سے ایک آدمی مر گیا۔ گھوڑے بمشکل قابو میں آئے۔

اِس سے کسی شخص کو بھی انکار نہین۔

کہ انسانی زندگی و بقائے صحت کا دار و مدار صرف غذا پر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ انسان اناج کا کیڑہ ہے جب انسان کی غذا ہی گم ہوگئی۔ تو اس کا نتیجہ سوائے کمزوری۔ لاغری۔ سُستی اور زندگی تلخ ہو جانے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ غذا کا کم ہو جانا دو صورتون سے ممکن ہے۔ ایک تو غذا کا کافی طور سے چبا نہ سکنا۔ اور دوسرے اس کا اچھی طرح سے ہضم نہ ہونا۔ یعنی کمزوری دندان اور ضعف معدہ۔ کہ جن کو اطبا نے ام الامراض اور سرچشمہ امراض لکھا ہے۔ اگرچہ آج کل کمزوری دندان اور ضعف معدہ عام مرض ہوتے جاتے ہین۔ لیکن یہ بات بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ اس کے علاج کی طرف بہت ہی کم توجہ کی جاتی ہے۔ یہ نہین جانتے۔ کہ یہی مرض گونا گون اور سخت امراض کا باعث ہو کر آخر کار لاعلاج ہو جاتی ہے۔ ہمارے

"خوشبودار منجن دندان"

سے ہلتے دانت مضبوط۔ مسوڑھون کا گوشت درست۔ خون کا جانا بند۔ بدبو میلا پن دُور۔ دانت موتیون کی طرح صاف و چمکدار ہو جاتے ہین۔ دانت گرنے سے محفوظ رہتے ہین۔ کیڑا لگنے نہین پاتا اس کا استعمال کرتے رہنا گویا ہر قسم کی امراض دندان سے ہمیشہ کے لئے بچنا ہے۔ ہمارا

چورن عزیزی یعنی نمک سلیمانی

امراض شکم وامعاء و ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ قراقر۔ بادگولا۔ دردشکم۔ پیچش۔ سنگرہنی۔ تخمہ۔ قولنج۔ ہیضہ۔ کھال۔ درد سر کھٹے ڈکارون کا آنا۔ سینہ جلنا۔ مونھ سے بدمزہ پانی کا چھوٹنا۔ نفخ کا ہو جانا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا۔ کافی بھوک کا نہ لگنا۔ وغیرہ وغیرہ جملہ امراض معدہ و شکم کے لئے بے مثل ہے۔ ہمارا نمک سلیمانی خوش مزا خوشبودار۔ خوراک کا تھوڑا۔ مولد خون صالح۔ چہرے کے رنگ کو نکھار نیوالا ہے۔ علاوہ ان کے یہ وصف عجیب اس مین پایا گیا ہے۔ کہ اگر قبض ہو۔ تو پیٹ کو نرم کر دیتا ہے۔ اور اگر دست آتے ہون تو پیٹ کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس کے ایک ماہ کے استعمال سے غذا دگنی ہو جاتی ہے۔ دودھ اور گھی کے ہضم کرنے مین بے مثل ہے۔ قیمت فی بکس جس مین ایک شیشی نمک سلیمانی اور ایک بکس منجن کا ہوتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ قیمت بکس جس مین تین شیشی نمک سلیمانی اور چار بکس منجن کے ہوتے ہین۔ چار روپیہ (للعہ)

المشتہر

حکیم منشی محمد عبد العزیز کامل کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمۃ

لاھور

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابین مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمین تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے۔ قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توارت و انجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین نہائیت عمدہ ہے شیرین بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی اور دلون پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد ہے مجلد ہے۔

(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کے صورت مین تمام ترجمہ اور مضامین وہی ہین طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلا جلد عہ مجلد ہے

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کیونکہ جسمین اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین۔ قیمت مجلد ہے۔ حمائل مجلد عہ

(۴) تذکرۃ القرآن باب ۱۸۹۹ ... قرآنی مضامین پر سوجھت ... مسئلی

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۲ ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ مین یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۲ ر (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ مین حاوی اور مشتاق ہو سکتا ہے قیمت ۸

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اُردو۔ یہ حقیقت مین علم ڈاکٹری طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ و نظامہائی جسمانی (۳) علم دواسازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طبابت (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم اسرار الاعضا (۱۳) علم تشریح (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے۔ کل قیمت بلا جلد ہے مجلد لعہ۔ علاوہ محصول ڈاک

(۱۰) **میڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی**۔ زیر طبع ہے قیمت لعہ مجلد عہ

(۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرضون کی ساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ماہیت کامل طور پر درج کر دیگئی ہے۔ پہلی کی نسبت مضمون قریباً دوچند ہو گیا ہے۔ قیمت عہ (۱۲) **تشخیص الامراض** اسمین تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت عہ

(۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ**۔ اس مین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے۔ قیمت ۸ ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان**۔ اس مین ان تمام دکھون کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہین۔ یا نادان دائیون کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہین قیمت ۲ ر

(۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱** اس مین خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورہ فاتحہ کی بسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہین

فتح محمد خان مینجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جسکا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی - یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ ر ہے۔

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہین دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑھے مین درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہون۔ منہ سے بدبو آوے۔ دانت مین لہر ایک دفعہ لگائیے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہین ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین۔ قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے صرف ۴ر

سونے چاندی کی گولیان - یہ دوا اسم بامسمے ہے۔ جو صاحبان اپنی قوت کو خاتمہ چکے ہین یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کو استعمال کرین۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہین۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھون پر کر دیتی ہین۔ پس کمزور کو آب حیات ہین۔ قیمت ساٹھہ عدد حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین اور تارین ہر روز چھپ جاتی ہین اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائین اور واقعات نہائیت مدلل اور معقول دیجاتی ہین۔ اسی لیئے تمام حلقون مین نہائیت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونون کا دل دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپکے دیکھنا ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف ہے (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستون کا پتہ۔ مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزنامہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین۔ دل چسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز لاہور سے یہ اخبار نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا۔ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دل چسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین

مینجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لیئے چھاپا گیا۔